



سوہنواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

(۱) اجلاس منعقدہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۹ء بمقابق ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری

(۲) اجلاس منعقدہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۹ء بمقابق ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفیہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۵
۲	وفق سوالات کے جوابات۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۲۶
۴	تحریک التواء نمبر ۲ (منائب عبدالرحیم مندوڈیں)۔	۲۷
۵	مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔	۳۵
۶	تحریک التواء پر عام بحث (مسجدی کائن میں حادثہ)۔	۳۱
دوسرا اجلاس		
۱۔	جمعرات سورخ ۲۹ اپریل ۱۹۹۹ء بمقابق ۱۲ محرم الحرام کی کارروائی	۵۵
	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سولہواں اجلاس سورج ۲۸ مارچ ۱۹۹۹ء بمقابلہ ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ بجز بوقت صبح ۱۱ بجھر ۳۰ منٹ پر (قبل ظہر) زیر صدارت مولانا نصیب اللہ جناب ذپی اپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی بال کوئی میں منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا رَبَّنَا اللَّهَ ثُمَّ أَسْتَغْاثُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَخْرَجُونَ هُوَ أَوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا
جَزَاءً أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هُوَ مَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کما کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ اور ہم اسی کے بندے ہیں۔ اور پھر وہ اس پر مستقیم رہے۔ تو انھیں کوئی خوف دختر نہیں۔ اور نہ ان کو نجی دلخیں ہو گا۔ وہ سب جنتی ہیں۔ اپنے انسال کے پدھر میں۔ وہ جنت ہی میں بیٹھ رہیں گے۔

جناب اپیکر: جزاک اللہ۔

جناب ڈپٹی اچیکر: وقفہ سوالات۔ اگلا سوال نمبر ۵۶۶۔

X ۵۶۶ مسٹر اسٹریٹر ام سنگھ ڈوکی (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل):
کیا وزیر سماجی بہبود از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۸-۹۹ء کے دوران کیونٹی سینٹر (بلڈنگ) کے لئے تین کروڑ روپے کا بجت مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مندرجہ بالا سینٹر کہاں کہاں واقع ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

مولانا امیر زمان (برائے وزیر سماجی بہبود):

سال ۹۸-۹۹ء کے دوران کیونٹی سینٹر (بلڈنگ) کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

مولانا امیر زمان (برائے وزیر سماجی بہبود): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اچیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیجئے۔ کوئی ضمنی سوال اگر ہو؟ سوال نمبر ۷۰۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

X ۷۰۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر اداخل از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے مکمل متعلقہ اور اس سے مسلک محکموں / اداروں کے بیشول وزیر، کن کن آفیسر ان اور اہلکار ان کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسر ان اور اہلکار ان کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الامتحان اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال تک اگر ہر گاڑی کے (POL) مرمت پر آمد اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):

(الف) کم جولائی ۱۹۹۷ء سے ملک متعلقہ اور اس سے ملک حکومی/اداروں کے شمول وزیر جن جن آفیسران اور اہلکاروں کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الامتحان اور دیگر ضروری کوائف کی تفصیل فہرست خیم ہے۔ لہذا اسیں لا بحریتی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پر ہا ہو اتصور کیجئے گا۔ ضمنی سوال اگر کوئی ہو۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: آپ کی جو اپیشیل برائج ہے اس کی موڑ سائکل زیادہ گم ہوئیں ہیں آپ کوئی وجہ بتا سکتے ہیں؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جی ذرا اگر آپ repeat کر دیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اپیشیل برائج کے لئے جو موڑ سائکل تھے ان میں سے باقی تمام ڈیپارٹمنٹ میں پولیس میں دوسرے میں اتنے یعنی وہ چوری نہیں ہوئے جتنے کہ اپیشیل برائج کے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اپیشیل برائج کے تو اپنی ڈیوٹی پر ہوتے ہیں وہ۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جی؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): چوری نہیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اپیشیل برائج کے موڑ سائکل

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ذرا اگر اس کی detail اس کی بتائیں گے کون کون سی

عبد الرحیم خان مندوخیل: جی ہاں۔ یہ ہے آپ کا اپیشیل برائج اس کا جو بھی آپ کے پاس وہ ہے اس میں موڑ یعنی آئینہ نمبر ۳، ۷، ۱۸، ۲۱، ۱۹، ۵۵، ۳۲، ۲۶، ۲۰، ۲۳، ۲۰، ۲۴۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پہ ہے موڑ سائکلیں ہیں جو خود اپیشیل برائج والوں کے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اپیشیل برائج والوں کے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پہ چوری ہو گئے ہیں؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ چوری ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو آپ مجھ بتاسکتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): مجھے سمجھ نہیں آیا بھی تک؟ میں ڈھونڈ رہا ہوں کہ کون سے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: headings نہیں دیے ہیں بس ایکشل برائج جو ہیڈنگ ہے جس

جناب ڈپٹی اسپیکر: ہمارے محافظ ایکشل برائج کے جو ایکشل برائج والوں کی جو موثر سائیکلیں چوری ہوتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: ضلع کوئٹہ کے بعد جو آپ نے ضلع کوئٹہ کے ڈیٹائلز details دیے ہیں اس میں.....

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): last میں ہے یا start میں ہے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ سمجھیں یہ جو آپ کا "ث" ہے۔ "ث" Annexure کے پچھے صفحے بعد کوئٹہ ڈسٹرکٹ ہے اور پھر ایکشل برائج ہے اور ایکشل برائج کے بعد پھر پیشین ضلع۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ہاں ایکشل برائج میرے سامنے آگئی ہے۔ اس میں کیا تھا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ ایکشل برائج کی گاڑیاں یا موڑ سائیکل جو ہیں یہ چوری ہوئی ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اس میں کون سے بدل پر آپ بتارہ ہے ہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایکشل برائج والے اپنی موڑ سائیکلوں کی حفاظت نہیں کر سکتے ہیں پوچھتا یہ چاہتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): وہی میں دیکھ رہا ہوں اس پر تو کوئی ایسا ذکر نہیں

ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہے۔ وہاں جب صفحہ پر دیکھیں گے stolen۔ یہ اصل میں pages انہوں نے نہیں دیتے ہیں البتہ انہوں نے ایسے ضلعے یا برائج شعبہ اس کا دیا ہے شعبے کے لحاظ سے اپنے برائج کا اپنا ضلع کوئی کے بعد۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): وہ تو اپنے برائج کی میرے سامنے آگیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں اب آپ اس کو دیکھیں نہ رہ جو ہیں اپنے برائج کے باقاعدہ نمبر ۳، نمبر ۷، اپنے برائج کے وہ ہیں کار، پک اپ، جیپ، دینز، بُرکس، موٹر سائیکل، موٹر سائیکل جو ہیڈنگ ہے اس کا بس اس کے دوسرے page پر نمبر ۳، نمبر ۷، نمبر ۱۸، نمبر ۱۹.....

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جی ہاں اس کا ذکر ہے ادھڑہ پیشیں detail دیا ہوا ہے آگے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں وجوہات

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): یہ وہ ہیں کہ اپنے برائج کے چوری ہو گئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں میں وہی پوچھ رہا ہوں کہ اس کی وجوہات؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اپنے برائج والی بھی سادہ کپڑوں میں ہوتے ہیں پھر تے ہیں اس طرح ان سے defintately لوگ سمجھ کر لے جاتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو وہ ان کی بھی یہ موٹر سائیکل ہیں اور کافی تعداد میں تمام برائج کے ہیں لیکن بالخصوص اپنے برائج کے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اپنے برائج کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ سادہ وردی میں ہوتے ہیں وہ لوگ پچھاں نہیں سکے کہ پولیس والے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی اس کی آپ کے پاس explanation نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ) : details توجہ ذہبیور explanations میں ہیں جو جس فیکٹس میں ہیں یعنی مختلف اوقات میں ہوئے ہیں تو
ہم نے دیے ہوئے ہیں جو جس فیکٹس میں ہیں یعنی مختلف اوقات میں ہوئے ہیں تو
عبد الرحیم خان مندوخیل : ذہبیور میں معلوم ہو گیا ہے اصل یہاں explanation مانگا ہے کہ کیا وہ جو ہاتھ تھیں؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ) : motorcycle اور Car lifting lifting ہم نے مانتا ہے کہ ادھر کوئی میں ہے۔ اس کو ہم کرب curb کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور پچھلے دنوں کافی کامیابی ہوئی ہے۔ گینگز gangs ہم نے پکڑے ہوئے ہیں اور ایچیشن برائج کا جیسے اپنیشیل specialy آپ کہتے ہیں کہ دوسرے برائج کا چوری نہیں ہوا ہے صرف ایچیشن کا۔ ایچیشن کا یہ وہ جو ہاتھ ہو سکتے ہیں کہ وہ سادہ و روایتی میں ہوتے ہیں تو عام جو چور ہے یاد دوسرا ہے اس کو پولیس والا نہیں سمجھتے ہیں پولیس کا اگر وردی میں ہوں تو اس کے پیچھے نہیں جاتے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل : نہیں موڑ سائیکل تو جہاں بھی کھڑا ہے کوئی بھی چور دہاں آسکتا ہے کسی اور کی موڑ سائیکل بھی لے جاسکتا ہے لیکن ایچیشن برائج والا کوئی ایچیشن ریلیشنز کوئی ایچیشن

تعاقبات.....

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ) : (بھی) ایچیشن تعاقبات یہ جو آپ کو تفصیل دے دی ہے۔ definately

عبد الرحیم خان مندوخیل : یہ فیکٹ تو ہمارے سامنے آ گیا لیکن اس کا جو ہے سبب اس کا ایسیلی کو پیش کرنا چاہئے کہ کیا سبب ہے کیا explanation ہے؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ) : اس کی تفصیل میں معلوم کروں گا۔ ان پار تیکوں in اگر آپ ایک ایچیشن برائج کا جو پوچھ رہے ہیں اس کی تفصیل معلوم کر کے next session میں آپ کو بتاؤں گا۔

عبد الرحیم خان مندوخیل : شکریہ۔

جناب اپسیکر: اگلا سوال۔

X ۲۷۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) سال ۱۹۹۹ء سے تا حال صوبہ میں پولیس اور لیویز ایریا میں مختلف نوعیت کے جرائم کی ڈویژن اور ضلع وار ماہانہ و سالانہ پولیس اور لیویز کے دائرہ اختیار کے حدود کی علیحدہ علیحدہ تفصیل کیا ہے؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران پولیس و لیویز حدود کے مذکورہ جرائم میں نامزد گرفتار اشتہاری قرار دہندہ ملزمان نیز ان جرائم میں ابتدائی تفییض اور مکمل چالان شدہ مقدمات اور عدالتی کارروائی کی موجودہ مرحلہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):

سوال بڑا میں طلب کردہ معلومات کی تفصیلات انتہائی ضخیم ہے جس سے روان قابل مدت میں مہیا کرنا ممکن نہیں۔ تا ہم یہ تفصیل قطعی طور پر آئندہ ایک ہفتے کے اندر دے دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۲۷۳۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر اس میں ایک اور ضمنی سوال ہے یہ آپ کے سیکریٹری صاحب کی جو گزاریاں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کون سے سوال کے متعلق دریافت فرماتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۲۰۱ کا یہ جب ہم کمپیئر کرتے ہیں آپ کے سیکریٹری صاحب کی گاڑی کا خرچ نمبر اس کی مرمت کا اور اس کے تبل کا ادھر جب ہم مقابلہ کرتے ہیں چیف منٹر کے اسکوارڈ کے ساتھ جو پولیس ہے ان کے گاڑی کا خرچ بہت کم ہے یعنی اگر اس کا موازنہ کیا جائے ایک تو یہی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ایک تو آپ نے نمبر ۲ کا پوچھا کہ اس کا خرچ

زیادہ ہے اس کو آپ کمپیئر کس سے گردہ ہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سیکریٹری صاحب کی گاڑی کا تقریباً اسی حجم کی گاڑی ہے اس کے repairs کا اگرچہ اس کو زیادہ چلتا چاہئے لیکن اس کے پہلوں کا خرچ زیادہ ہے پچھے resaion repair کا خرچ ۱۵،۹۲۰ روپے ہے لیکن اس کے repair کا خرچ ۱۵،۹۲۰ روپے ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): آپ اس کا کس سے کمپیئر کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ابھی اس میں pages کا سلسلہ ہے اور آپ کے لئے مشکل ہو گی لیکن اس میں جو گاڑیاں ہیں۔

Statement showing the detail of POL charges and supply and services incurred w.e.f 1.7.97 up to date as required by the Provincial Assembly

نہیں بناسکتا ہوں لیکن فیک نمبر آپ کو بتاسکتا ہوں وہ ہے ۱۲ نمبر لینڈ کروز رجیپ اس کا خرچ ہے جو ہے ۱۵،۹۲۰ اور یہ سب ملا کر جو آپ دیکھیں گی جو زیادہ چلی گاڑیاں ہیں اور جنہیں زیادہ مرمت کی ضرورت ہوئی چاہئے وہ ۱۵ ہزار یا ۲۰ miximum ہزار روپے ان کا خرچ ہے repair کا اور یہ گاڑیاں جو سیکریٹریٹ میں استعمال ہوئی ہیں ان کا بظاہر جب ہم دیکھتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): یہ لینڈ کروز رگاڑی ۱۹۹۰ء ماڈل جو سیکریٹری کے پاس ہے یہ پہلے ہوم فنسٹر کے ساتھ ہوتا تھا بعد میں جب سردار اختر صاحب چیف فنسٹر بنے تو یہ گاڑی سیکریٹری کو نہ دی اور اس وقت سے آج تک وہ سیکریٹری صاحب کی ڈیوٹی میں ہے اس میں خرچے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ لینڈ کروز رگاڑی بڑی والی اس کی معمولی چیز کے repair پر بھی بہت زیادہ خرچ آتا ہے دوسری جو چھوٹی گاڑیاں ہیں ان کے repair پر کم خرچ آتا ہے ایک تو یہ ہے دوسری وہ لینڈ کروز رپانی ہے۔ ۹ سال چل چکی ہے لینڈ کروز جو ہماری بڑی والی لینڈ کروز ہے اس کے ایک فلٹر جو ہے وہ ۵۰۰۰ روپے (پانچ ہزار) یا ۴۰۰۰ روپے (دو ہزار) روپے تک پہنچ جاتا ہے۔ چیف فنسٹر کے ساتھ جو پروٹوکول میں چلتی ہے وہ definitely گھر تک آتی جاتی ہے اور کم چلتی ہے۔ جو لینڈ کروز

سیکر پیر یوں کے ہیں وہ خود بھی چلاتے ہیں اور ان کے بچے بھی چلاتے ہیں دوسرا بھی چلاتے ہیں۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: اصل بات یہی ہے کہ ایسے ہی چلاتے ہیں۔ چیف منٹر کے ساتھ
جو گاڑی کی ڈیوٹی ہے وہ ظاہر زیادہ ڈیوٹی دریتی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): نہیں چیف منٹر کے ساتھ کم ڈیوٹی ہے وہ صرف
گھر سے دفتر تک اور دفتر سے گھر تک آتے ہیں اور ان کے ساتھ جو میں گاڑی ہوتی ہے ان کے خرچے
زیادہ ہوتی ہے۔ definately misuse بھی ہوتی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں میں عرض کر رہا ہوں کہ ان کے repair کا تو زیادہ خرچ
ہونا چاہئے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): نہیں وہ چھوٹی لینڈ کروزر گاڑیاں ہیں اور
ان کے repair پر کم خرچ آتا ہے۔ دوسرے جو ہے وہ five door
لینڈ کروزر ہے جو پہلے ہوم منٹر کے ساتھ ہوتی تھی۔ اس کے POL کا خرچ بھی زیادہ آتا ہے اور اس
کے repair کا بھی خرچ زیادہ آتا ہے۔ اگر آپ کو اس کی تفصیل چاہئے تو وہ specially منگولیس
گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں تفصیل تو آگئی ہے ہمارے پاس یہیں یہ ہے کہ
comparison کی پیسے زدن ضروری ہے۔ کیونکہ جو خرچ ہے reasonable نہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): وہ تو میں نے کہہ دیا کہ دو دو جو بات ہیں ایک تو یہ
ہے کہ گاڑی پرانی ہے اس پر خرچ زیادہ آتا ہے دوسرا وہ بڑی لینڈ کروزر ہے اس کے اسپیئر پارٹس اور
معمولی سی مرمت پر یعنی اگر ایک شیشہ بھی نوٹ جائے تو ایک ایک شیشے پر چار چار، پانچ پانچ ہزار خرچ
آتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پھر آپ کو ایسی گاڑیاں نہیں خریدنے چاہئے آپ کو اس پر سوچنا
چاہئے یعنی آپ گاڑیاں کیوں خرید رہے جس پر زیادہ خرچ آتا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوختیل (وزیر داخلہ): یہ ابھی نہیں خریدی گئی ہے بلکہ ۱۹۹۱ء میں خریدی touring گئی تھی جس وقت نواب مگسی نمثت تھے یہ اس زمانے کی ہے۔ دوسری یہ بات ہے کہ ان کی touring بھی ہوتی جیسا کہ میرے ساتھ میں کاڑی ہے وہ touring پر زیادہ چلتی ہے دوسرے کم چلتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوختیل: بہر صورت آپ اس کو reconsider کریں گے آئندہ۔

شیخ جعفر خان مندوختیل (وزیر داخلہ): ابھی گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ heavy vehical گاڑیاں خریدی ہی نہیں رہی سیکریٹریز کو تو چھوڑو یہ basically Minister کے لئے explanation ہے آپ دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوختیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوختیل: ۶۷۳۔

شیخ جعفر خان مندوختیل (وزیر داخلہ): جناب جیسا کہ میں نے اس دن مشکلات کا ذکر کیا تھا جیسے یہ تفصیل عبدالرحیم خان صاحب نے مانگی ہے تو اس کو بناتے وقت کافی ناممکن اس لئے تمام اضلاع اور ڈویژن سے پوری تفصیل آئی ہے۔ کوئی ڈویژن ایک اور ڈویژن کے پہنچ چکی ہے تو میں نے کہا کہ ناکمل ہے جیسے ہی دوسروں کی تفصیلات پہنچ جائیں گے تو آپ کے سامنے ہاؤس میں پیش کیا جائے گا۔ اس لئے اس کا جواب نہیں آیا یہ Automatically defer ہو جائے گا اور آئندہ اجلاس میں اس کو پیش کیا جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوختیل: شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگلا سوال جناب عبدالرحیم خان مندوختیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوختیل: سوال نمبر ۶۲۲۳۔

عبد الغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): جتاب جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ذپی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جتاب والا اس میں انہوں نے جو جواب دیا ہے وزیر جیل خانہ جات نے کہ اس سال کے لئے ۹۹۔۱۹۹۸ء کے لئے یہ رقم برائے مرمت جیل جو ڈیشل لاک اپ کے لئے منظور ہوئی۔ اب سوال کا دوسرا جز (ب) جب آپ دیکھیں گے۔ کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ایکم پراجیکٹ کے کام کا مکمل کروہ فیصل حصہ تاریخ اشتہار اینڈ رہنمایہ نام ملکیدار اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے یعنی انہوں نے جو تفصیل دی ہے اس کے بارے میں ہمارا سوال ہے کہ ان پر اجیکش کا جس شکل میں ہیں خواہ وہ ترقیاتی غیر ترقیاتی۔ البتہ مرمت اس کی تفصیل ہمیں دی جائے لیکن انہوں نے (ب) میں جواب دیا ہے۔ کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے ملکہ بنا میں مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے ترقیاتی بحث سے کوئی ایکم پراجیکٹ وغیرہ نہیں ہیں لہذا جواب اُنہیں تصور فرمایا جائے جبکہ already پراجیکٹ ہے۔ مرمت کا پراجیکٹ ہے میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ مرمت کے پراجیکٹ کا آپ نے اس میں کتنا کام کیا ہے کس ملکیدار کو دیا ہے، کتنی payment آپ نے کی ہے عبد الغفور کلمتی: جتاب جو سوال الف میں کیا گیا ہے اس میں مرمت کے متعلق پوچھا گیا ہے مرمت کے متعلق جتنی بھی تفصیل ہے ہم نے دے دی ہے۔ جز (ب) میں پراجیکٹ کے متعلق پوچھا گیا ہے اس کا جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔ اب اس میں یہ ہے کہ یہ کام ملکہ بی اینڈ آر گر رہا ہے اور کام کا ذمہ دار وہی ہوتا ہے ہمیں صرف اس کو بل بنا کر بھیج دیتے ہیں اسی بل کو جیل خانہ جات والے payment کرتے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: تو آپ کی نظر میں یہ مرمت کوئی ایکم نہیں ہے۔ کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔

عبد الغفور کلمتی: کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔ آپ نے repair کے بارے میں پوچھا تھا۔ ہم نے جواب دیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: repair کا تو میں نے پوچھا ہے repair کی مد میں آپ نے دیا۔ اب میں نے یہی بات (ب) جز میں پوچھا ہے کہ repair کی مد میں جو آپ کا ہے وہ اب تک آپ نے کتنا خرچ کیا ہے؟

X ۲۲۲ عبد الرحمن خان مندوخیل:

کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے ملکہ متعلقہ اور اس سے ملکہ محکموں / اداروں میں جاری، نئے و مرمت اور دیگر ایکم / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور ہر ایکم / پراجیکٹ کیلئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی عیحدہ عیحدہ ایکم / پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر ایکم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصلہ حصہ تاریخ، اشتہاریںڈر بمحضہ نام محققیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخوا ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / ایکم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس کی وجہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۹۷ء کے دوران شروع کئے گئے ملکہ متعلقہ کے جاری، نئے اور مرمت و دیگر ایکم / پراجیکٹ میں کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

میر عبدالغفوہ کلمتی (وزیر جیل خانہ جات)

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء میں ملکہ بند کو مبلغ =/ ۳۰،۰۹۸۲۰ روپے (تمس لاکھو ہزار آٹھ سو بیس) روپے صرف برائے مرمت جیل اور جوڈیشل لاک اپ کے لئے منظور ہوئے تھے۔ منظور شدہ رقم کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ سیندل جیل پچھہ	=/ ۶،۰۰،۰۰۰ روپے	(ضلع بولان)
۲۔ سیندل جیل مستونگ	=/ ۸۰،۰۰۰ روپے	(ضلع قلات)

۳۔	سینفل جیل خضدار (صلح قلات)	=/ ۵۸۰۰۰ روپے
۴۔	ڈسٹرکٹ کوئنڈ جیل (صلح کوئنڈ)	=/ ۲۷، ۲۵۰ روپے
۵۔	ڈسٹرکٹ جیل بی (صلح بی)	=/ ۳، ۹۹۰۰۰ روپے
۶۔	ڈسٹرکٹ جیل ڈی ایم جمال (صلح نصیر آباد)	=/ ۳، ۰۶۰۰ روپے
۷۔	ڈسٹرکٹ جیل تربت (صلح تکران)	=/ ۴۰، ۰۰۰، ۰۰۰ روپے
۸۔	ڈسٹرکٹ جیل بیدل (صلح لورالائی)	nil
۹۔	ڈسٹرکٹ جیل لورالائی (صلح قلات)	=/ ۳۳۷۰۰ روپے
۱۰۔	ڈسٹرکٹ جیل ژوب (صلح ژوب)	=/ ۹۰، ۰۰۰ روپے
۱۱۔	جوڑیشل لاک اپ ڈیرہ اللہ بیار (صلح جعفر آباد)	=/ ۵۰۰۰۰، ۰۰۰ روپے
۱۲۔	جوڑیشل لاک اپ قلات (صلح قلات)	=/ ۸۰، ۰۰۰ روپے
۱۳۔	جوڑیشل لاکھاپ خاران (صلح خاران)	=/ ۵۰، ۰۰۰ روپے
۱۴۔	جوڑیشل لاک اپ نوشی (صلح چاغی)	=/ ۳۷۳۰۰ روپے
۱۵۔	جوڑیشل لاک اپ بارکھان (صلح بارکھان)	=/ ۳۰۰، ۳۰۰ روپے
۱۶۔	دفتر آئی جی جیل خانہ جات کوئنڈ (صلح کوئنڈ)	=/ ۰۰۰، ۰۰۰، ۰۰۰ روپے

نیز غیر ترقیاتی بجٹ کا مرمت اور نئے اسکیم/ پروجیکٹ وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چونکہ یہ بجٹ صرف تنخواہ اور کمپنی پر مشتمل ہے۔ نیز غیر ترقیاتی مد میں مبلغ =/ ۳۳۰، ۵۶، ۱۱، ۳۳۰ روپے مختص کی گئی ہے۔

- (ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے مکمل ہذا میں مالی سال ۹۹-۹۸ء کے ترقیاتی بجٹ سے کوئی اسکیم/ پروجیکٹ وغیرہ نہیں ہے۔ لہذا جواب فتحی میں تصویر فرمایا جائے۔
- (ج) مالی سال ۹۸-۹۷ء کے دوران مکمل ہذا کوئی بھی ترقیاتی بجٹ مختص نہیں کی گئی ہے۔ لہذا کوئی مرمت اسکیم/ پروجیکٹ پر کام نہیں ہوا ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: کہاں اشتہار دیا ہے کس کو آپ نے تھیک پر دیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): یہ حکم بی اینڈ آر کے ذریعے ہوتے ہیں اشتہار وہی دیتے ہیں اور رہبر وہی کرتے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: میں یہی عرض کر رہا ہوں آپ نے یہ تفصیل نہیں دی ہے جناب والا یہ تفصیل انہوں نے نہیں دی ہے۔ انہوں نے یہ دے دیا ہے کہ ہم نے جیل کی مرمت کا اب یہ مرمت جو ہے یہ کیا چیز ہے یہ پراجیکٹ ہے یا نہیں یہ ایکم ہے یا نہیں یہ کام ہے یا نہیں ہم نے پوچھا ہے کہ آپ کے پاس کون سا کام ہے جو نیا کام ہواں کو آپ پراجیکٹ بھورہے ہیں ہم نے تو اکیلے پراجیکٹ کا نہیں ہم نے کسی بھی ایکم کا کسی بھی کام کا یہ ہے ہمارا سوال۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): (ب) جز میں ہم نے یہی دیا ہے کہ پراجیکٹ نہیں ہے رہبر کے جتنے بھی ہیں وہ ہم نے الف میں جواب دیا ہے سارے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: تو یہ تو پھر وزیر اعلیٰ صاحب اسوضاحت with due respect کریں گے کہ یہ کیا ہے رہبر۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اپنیکر جو اصطلاح استعمال ہوتی ہیں جو کہ سمجھا جاتا ہے ہمارے صوبے پراجیکٹ عام طور پر عمومی طور پر ایک نیا پراجیکٹ کھلواتا ہے باقی رہبر اور مینٹیننس وہ ان کے اپنے فنڈ ز ہوتے ہیں اسی سے اخراجات کرتے رہتے ہیں To mantain a building یا سٹبلیشمنٹ۔ اس کی تفصیل دے دی گئی ہے اور وزیر موصوف نے یہ بھی کہہ دیا کہ جی کی اینڈ ذبلیو واے کرتے ہیں رہبر اینڈ مینٹیننس ان کا اپنا کوئی ایسا یونٹ نہیں ہے کہ یہ خود کرتے ہیں۔ رہبر اینڈ مینٹیننس جیسے ایکو کیشن میں ہیلتھ میں اپنے ان کے یونٹ ہے ورنگر ہے وہ کرتے ہیں ان کا وہ ورنگ بھی نہیں ہے یہ صرف اخراجات جو مخفض ہے جیل نے لئے یالاک آپ کے لئے اس کے مطابق کی اینڈ ذبلیو مینڈ رکراتا ہے اس کی رہبر مینٹیننس کرتا ہے پھر جیل خانہ جات والے اس کی پے منٹ کرتے ہیں جب وہ بلن Put up کرتے ہیں لیکن اسی حد میں جو کہ مقرر کی گئی ہے اس مالی سال

کے دوران رسم پر اینڈ میٹنیشن کے لئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: دیکھئے جناب یہاں ہم نے آپ کی اصطلاح کے حوالے سے پرا جیکٹ کا لفظ چھوڑ کے اسکیم بھی ہے یا پرا جیکٹ یعنی ہم نے تو کسی کام کا آپ سوال دیکھئے سوال (الف)، جز سوال (ب)، جز ہم نے کوئی بھی کام خواہ اس کو آپ جو بھی اصطلاح استعمال کرے کوئی کام جاری ہے نیا ہے مرمت ہے۔ کوئی بھی کام جو ہے اس کے بارے میں آپ سے پوچھا ہے کہ یہ آپ بتا دیں کہ یہ ایلوکیشن ہے اب ایلوکیشن کے بارے میں ہم نے پوچھا ہے کہ کم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم یا پرا جیکٹ میں آپ نے کون سا کام کیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جمل خانہ جات): ہمارے پاس نیا پرا جیکٹ تو کوئی نہیں ہے یہ رسم پر کا ہے الف میں آپ نے جواب پوچھا ہے تم نے جواب دے دیا ہے ہمارے پاس نہ لوگ کوئی تحریک اور دینا ہے نہ کچھ کرتے ہیں بلکہ سی اینڈ ڈبلیو کے ذریعے سے یہ کام ہم کرتے ہیں اور ہم اینڈ ڈبلیو سے آپ اگر چاہتے ہیں کہ کتنا فیصد کام ہوا ہے۔ پوچھ کے آپ کو اگلے سیشن میں بتا دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم آپ سے یہ پوچھتے ہیں کہ یہ جو کام آپ کے ہیں آپ کے وہ کام آپ نے کے ہیں یا نہیں اور اگر کے ہیں کس تھیکیدار کو دیئے ہیں اگر کے ہیں تو کتنا فیصد مکمل ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جمل خانہ جات): یا بھی تک مکمل نہیں ہوا ہے چل رہے ہیں کیونکہ فنڈز جو ہے یہ ریلیز ہوئے تھے اس لئے یہ کام ابھی تک چل رہے ہیں جو کام کا فیصد ملتے ہیں ہم سی اینڈ ڈبلیو سے پتہ کر کے آپ کو بتا دیں گے کہ کتنا فیصد کام ہوا ہے، کتنا رہتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں یعنی ابھی جو بھی کام ہے۔ آپ کو یہ لکھنا چاہئے کہ یہ کام چل رہے ہیں اور اتنا ہم نے پے منٹ کیا ہے اور فلاں تھیکیدار ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جمل خانہ جات): آپ کو یہ سارے پے منٹ

payment اور محکیدار کی تفصیل مہیا کی جائے گی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ ایسا نہ کریں کہ سوالوں کو اس طرح Avide کریں۔ ہم نے کہہ دیا کہ اسکیم ہے پراجیکٹ ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنیکر ایک ضمنی سوال ہے ان جیلوں کی مرمت کے لئے دیکھا جائے تو مختلف جیلوں کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے۔ لاکھوں میں دی گئی ہے اور کسی کو ہزاروں میں وذیر موصوف اس کی وجہ تاکیں گے کہ سینسل جیل مجھ کو چھلاکھرو پے دیے گئے ہیں جبکہ آپ کے سینسل جیل مستوگ کو ۸۰ ہزار دیے گئے ہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): یہ کام کے مطابق ہوتا ہے جو ہی اینڈ ڈبلیو اسٹینٹ بنا دیتا ہے کہ جس جیل میں جتنا کام چاہئے ہوتا ہے اسی کے مطابق اسٹینٹ بنتا ہے ابھی اگر اس جیل میں ۸۰ ہزار روپے کا کام ہے تو اس پر لاکھ تو خرچ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: وزیر موصوف نے کہا کہ جس طرح کا کام ہوتا ہے اس کے مطابق اور بیلہ ڈسٹرکٹ جیل میں ان کے مطابق کوئی کام نہیں ہے کیا وزیر موصوف مجھے تاکیں گی کہ انہوں نے خود جیلوں کی Visit کی ہے یا مستقبل میں خدا نہواست ان کا ارادہ ہے جیلوں کی Visit کرنے کا۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): بیلہ چونکہ ختم ہے اس لئے اس کے رسپر میں کوئی فائدہ نہیں ہے یا جیل وہاں پر بن رہا ہے۔ گذانی میں اس پر کام ابھی شروع ہے اور وہ نیا جیل بننے کا اس لئے بیلہ جیل جو ہے اس کی رسپر کی ضرورت نہیں تھی اس لئے وہاں پر رقم خرچ نہیں کی گئی ہے اور جیلوں کے visit کے لئے انشاء اللہ ہم جائیں گے اگر آپ کا کوئی بندہ ساتھ جانا چاہتا ہے تو اس کو بھی ساتھ لے جائیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنیکر ابھی انہوں نے بتایا کہ نیا پروجیکٹ کوئی نہیں ہے جس وقت ہمارے آنڑے جیل ممبر نے بتایا وہ کہتا ہے کوئی پراجیکٹ نہیں ہے ابھی خود کہہ رہے ہیں کہ ایک نیا پراجیکٹ بن رہا ہے بیلہ جیل کی گذانی کے نام سے تو وہ پراجیکٹ کس کے ذمہ ہے

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): اس کا تو آپ کو سب سے زیادہ علم ہوگا کہ وہ پر اجیکٹ جیل خانہ جات کا نہیں ہے بلکہ گذانی جو ہے گذانی کے پیسوں سے اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے حکم سے جو ہے گذانی کے پیسے لے کر وہ بنایا جا رہا ہے مجھ سے تو آپ کو زیادہ علم ہے آپ نے خود اس کو کیا ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: آپ نے یہاں بتایا خواہ وہ جس کے پیسوں سے ہیں جس کے حکم پر ہے یعنی مجھے کی حیثیت سے آپ اس کے انچارج ہیں یا آپ کی ذمہ داری ہے آپ نے کیوں نہیں دیا ہے یہاں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): وہ جب جیل بنا کے ہمارے حوالے کریں گے پھر مجھے میں آجائے گا بھی تک تو ہمارے پاس نہیں آیا ہے میں نے تو آخر صاحب کی اطلاع کے لئے یہ کہا کہ یہ جیل پر اس لئے پیسے خرچ نہیں کے گئے کہ وہاں پر ایک نیا جیل گذانی میں بن رہا ہے اور وہ جیل جب بنے گا تیار ہو گا پھر جیل خانہ جات کے پاس آئے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اگلا سوال۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: سوال نمر ۲۵۸۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): جواب کو پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: یہاں جناب وہ باتی ڈیشنل کا زیادہ موقع نہیں مل سکا لیکن ہیر۔ یہ ہمارا سوال ہے کہ آپ نے اخبارات میں اشتہار دیا ان سروز کے لئے ان کا جو جواب ہے وہ بڑا دلچسپ ہے انہوں نے جناب والا دو اخباروں میں ایڈورنائزمنٹ دی ہے ایک اخبار کا نام آفتاب ہے کوئی اور دوسراے اخبار کا نام ہے دنیا یعنی اب ہم یا آپ سے پوچھیں گے کہ آپ سے پوچھیں گے کہ آپ کوئی کے جواہم اخبار ہیں ان میں آپ نے کوئی ایڈورنائزمنٹ نہیں دی۔ آفتاب تو میرے خیال سے اس ہاؤس میں آزیبل ممبرز نے بہت کم جاتے ہو گئے البتہ یہ دنیاشام کا اخبار ہے تو یہ جو ہے تو کیا یہ Dues of the process of law نہیں ہے یہاں قانون کا ایک قسم کی تو یہ

نہیں کر رہے ہیں کہ آپ کا جو قاعدہ ہے اور اس قاعدے کو ایسے سخن کر کے آپ نے دوسرے
خبراءوں میں کیوں نہیں دیا ہے۔

X ۲۵۸ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال تک متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ان تمام آسامیوں کی تفصیل بعد گرید مطلوبہ ضلع رہائش تعلیمی حکمانہ و دیگر تربیتی کورسز و دیگر مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار بعد نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پیٹہ، ضلع، رہائش، تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت، حکمانہ و دیگر کورسز نیز تاریخ مقام انتزاعیہ اور حاکم / انتزاعیہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پیٹہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست تعلیمی اہلیت حکمانہ و دیگر تربیتی کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ انتزاعیہ حاکم / انتزاعیہ کمیٹی، تاریخ بھرتی گرید اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی جائے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات):

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء تا حال تک نہ ایس جن آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں ان اخبارات کی فوٹو کا پیاس لف اڈان ہیں۔ ان آسامیوں کی تفصیل بمعہ گرید ضلع رہائش، تاریخ اشتہار بعد اشتہارات اخبار کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اس بھی لا بیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مندرجہ بالا امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، رہائش، تاریخ، قابلیت کی تفصیل کی کا پیاس اور کمیٹی کے ریمارکس اسفار شاہات کی کاپیاں بھی ضخیم ہیں۔ لہذا اس بھی لا بیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں ضمنی سوال ہے ان کا جواب یہ اپنے پسے ایک اخبار ہے

جس میں اشتہار ہے وہ "آفتاب" ہے اور "دنیا" ہے دنیا شام کا اخبار ہے تو یہ ہے، کیا یہ قانون کی ایک قسم کی آپ تو ہیں نہیں کر رہے ہیں کہ آپ کا جو قاعدہ ہے اس کو سخن کر کے اور لوگوں کو دھوکہ دیا اور دوسرے اخباروں میں آپ نے یہ کیوں نہیں دیا۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): اس کا یہ ہے کہ ہم خود جیل خانہ جات والے خود اخبار ہیں دیتے ہیں وہ انفارمیشن کے مجھے کو بھیجتے ہیں یہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا کام ہوتا ہے کہ وہ کس کس اخبار کو جاری کرتا ہے۔ اخبار کے نمبر کے مطابق وہ اشتہار دیتے ہیں تو اسی لئے انفارمیشن والوں نے جن دو اخبار میں دیتے ہیں شاید اس وقت فنڈ نہیں دیتے یہ ہے اخباروں کا زیادہ خرچ ہوتا ہے اس لئے نہیں دیا گیا کوئی ایسی وجہ ہوگی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس کیوضاحت ہوئی چاہئے۔ یہ بڑی بات ہے زیادتی

ہے ٹرانسپرنسی transparency کے نام پر آپ نے ایسا کام کیا ہے؟

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): کوئی وجہ ہے دنیا والوں نے اس پر ہڑتاں بھی کی تھی کہ ہمیں اشتہار دے دو شاید اس دن اس کا نمبر آ گیا تھا یہ اس کو دے دیا گیا تھا۔

بسم اللہ خان کاظم (وزیر): دنیا والوں نے ہڑتاں کی تھی کہ ہمیں اشتہار دے دو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ ٹرانسپرنسی کے خلاف ہیں اس کا دوبارہ اشتہار ہونا چاہئے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): ہم پوچھ لیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کو دوبارہ بڑے اخباروں اور معروف اخباروں میں دیا جائے۔ ان اخبار میں دیں جن کو لوگوں کی زیادہ اکثریت پڑھتی ہے اس میں دیں۔ امیدوار پڑھتے ہیں ڈاکٹر تارا چندر: جناب اپنیکر موصوف وزیر صاحب غلط بیانی کر رہے ہیں اسی کوئی بات نہیں ہے، اتنا سارا بجٹ ہے ان کے مجھے میں۔ اور یہی وجہ دینا کہ بجٹ نہیں ہے کہ ہم نے چھوٹے چھوٹے اخباروں میں دیا ہے۔ اپنا کام چلا یا ہے آپ انصاف کریں آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اتنی بڑی غلط بیانی اس فلور پر یہ بے ایمانی کر رہے ہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): میں نے یہ تو نہیں کہا کہ بجت نہیں تھا میں نے کہا شاید ایسا ہو گیا ہو گا لیکن اس کا ہم نے بتا دیا ہے کہ ہم معلومات کریں گے اور پتہ کریں گے آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ اور اگر بڑے اخباروں میں دیا گیا ہوتا تو وہ بھی ہم آپ کے سامنے لا تے۔

ڈاکٹر تارا چندر: جناب سب وڈیوں کو پتہ ہے اور کیا پتہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: موصوف و ذیرہ صاحب اس کا پتہ کریں گے۔ تو شیش اس کا لیتا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر): جناب کیا کرن صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ لشکر اور دنیا کوئی اخبار نہیں ہیں کیا ان کو کوئی پڑھتا نہیں ہے۔ دنیا کو لوگ پڑھتے ہیں یہ واحد شام کا اخبار ہے۔

ڈاکٹر تارا چندر: جناب یہ کوئی قومی اخبار نہیں ہے۔ یہ لوگوں پر ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ہر روز یہ کو اپنے محکمے میں یہ کارروائی کرتا جائے یہ طریقہ نہیں ہے۔ صحیح نہیں ہے اخباروں میں بشویں دنیا بشویں لشکر۔ ان کو شامل کریں لیکن یہاں اور بھی اخبار ہیں معروف اخبارات ہیں اور قومی اخباروں میں آپ کو سب میں دینا چاہئے۔ آپ نے نہیں دیا یہاں سوال لشکر یاد نیا اخبار کا نہیں ہے سوال یہ ہے آپ نے نہیں دیا ہے۔ اخبار میں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر صاحب نے تو شیش لیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): اس کا نوشی لیا جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: شکر یہ۔

X ۲۶۸ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف اسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ان تمام اسامیوں کی تفصیل یہاں مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی، محکمانہ و دیگر تربیتی کو سزا و دیگر مطلوبہ الیت، تاریخ اشتہار بمعنی نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست وہندہ

امیدواروں کے نام ببعد ولدیت، پتہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت حکمانہ و دیگر کورسز نیز تاریخ و مقام، انترو یو اور حاکم / انترو یو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام ببعد ولدیت، پتہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست، تعلیمی الہیت، حکمانہ و دیگر ترتیبی کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ انترو یو، حاکم / انترو یو کنندہ کمیٹی، تاریخ بھرتی، گریڈ اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

سردار عبدالرحمن خان ڪھیتران (برائے وزیر بہبود آبادی):

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال حکمہ پذامیں کوئی بھرتی نہیں ہوئی جن اسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں ان کی تفصیل جزو (ب) میں مذکورہ فہرست میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) تمام امیدواروں کی درخواستیں مقررہ تاریخ یعنی اشتہار کی اشاعت کے بعد ۳۰ دن کے اندر موصول ہوئیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی درخواست وصول نہیں کی گئی جو درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ ان کی تفصیل خیتم ہے لہذا اصلی لاپری ہی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: اس سوال نمبر ۲۶۸ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم نے یہ ایڈریس مانگے ہیں کہ جو امیدوار ہیں ان کا پتہ دیا جائے ان میں ایک تو آپ ڈیا ہے مگر تفصیلی نہیں ہے۔ جو تفصیل دی ہے اس میں کسی امیدوار کا ایڈریس نہیں دیا ہے۔ انگریزی میں جو کہتے ہیں کہ کہیں گھوست امیدوار نہیں ہے تو نہیں ہیں۔

سردار عبدالرحمن ڪھیتران (وزیر): کس کا پوچھرہ ہے ہیں یہ پتے تو آپ کے سامنے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ایک سے چھپن تک کا ایڈریس تو دیکھیں ایڈریس کا خانہ ویکھیں۔ ہم نے ایڈریس مانگا ہے اصل سوال یہ ہے۔ نوشی میں فلاں تحصیل۔ مکمل رہائش کا پتہ ہو کیونکہ جو تمام۔

ہم نے کیا ڈپریس اس میں کسی کا ایڈریس نہیں ہے اور نام دیا گیا ہے، تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کیا جو ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتر ان (وزیر) : ہمارے ذہن میں یہ آیا تھا کہ جو ضلع یا ناؤں علاقہ جو بھی ہے، تم نے اس کا حوالہ تودے دیا ہے اب زیادہ گلی، محلہ، قومیت، مکان کچا پکا جب بھی حکم کریں گے وہ تفصیل بھی دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : ان تمام کا بھی دے دیں ہم نے واضح سوال کیا ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتر ان (وزیر) : آپ نے سوال کیا ہے کہ انہیں سواخانوں تے تاحال جن مختلف اسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ان تمام آسامیوں کی تفصیل بعد گریبی مطلوبہ ضلع رہائش محلیک ہے تعلیمی مکان اور دیگر ترقیاتی کورسز..... تاریخ اشتہار بعد اخبار دیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اب ذرا "ب" جزو پڑھ لیں۔ ایکم میں ہر چیز۔

سردار عبدالرحمان کھیتر ان (وزیر) : "ب" جزو میں ہے مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقرر ہے اب بعد میں درخواست دہندہ کے نام بعد ولدیت، پتہ، ضلع رہائش۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : ہم نے Coma بھی لگا دیا ہے آپ دیکھ رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے علیحدہ کیا ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتر ان (وزیر) : عرض ہے آپ کو مزید تفصیل چاہئے جیسے ہم نے مستونگ کا کیا ہے۔ پرانگ آباد کی تفصیل آپ کو دے دیں گے۔ فلاں گلی ہم آپ کو سب دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : ہرامیدوار کا مکمل پتہ دیا جائے۔

سردار عبدالرحمان کھیتر ان (وزیر) : آپ کے جیبر میں مکمل مل جائے گا۔
رخصت کی درخواستیں

جناب ڈپٹی اسپیکر : سیکریٹری اسپلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی): مولانا فیض اللہ اخوندزادہ صاحب نے تجھی مصروفیات کی بنا پر آج اور کل کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست کو منظور کیا جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی): میر اسرار اللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۱۲۸۹ اور ۱۲۹۰ پریل کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست کو منظور کیا جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی): سردار شا علی صاحب وزیر تعلیم نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر اسلام آباد جا رہے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست کو منظور کیا جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی): میر محمد علی رند صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست کو منظور کیا جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ تحریک التواء نمبر ۲ پیش کریں۔

تحریک التواء نمبر ۲

عبد الرحمن خان مندوخیل: ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار بھری ۱۹۷۳ء کے قاعدہ ۱۷۔۰۷ کے تحت نوش دیتے ہیں کہ تعلیمی سال ۱۹۹۹ء کا تین ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود

طلباًء کو نصانی کتب اب تک نہیں مل سکی ہیں اور نیکست بک بورڈ ابھی تک پانچویں اور دیگر کلاسوس کی کتابیں شائع نہیں کی ہیں جس سے طلاًء کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے اور اس سلسلے میں محرکہ تعلیم اور نیکست بک بورڈ نے چپ سادھی ہے جس کی وجہ سے والدین اور طلاًء میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوایی اہمیت کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجح یہ ۲۷۔۱۹۹۹ء کے باقاعدہ ۰۷۔۱۷ کے تحت نوش دیتے ہیں کہ تعلیمی سال کا تین ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود طلاًء کو نصانی کتب اب تک نہیں مل سکی ہیں اور نیکست بک بورڈ ابھی تک پانچویں اور دیگر کلاسوس کی کتابیں شائع نہیں کی ہیں جس سے طلاًء کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے اور اس سلسلے میں محرکہ تعلیم اور نیکست بک بورڈ نے چپ سادھی ہے جس کی وجہ سے والدین اور طلاًء میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوایی اہمیت کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبدالرحیم صاحب اس کی وضاحت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا۔ جناب اگر اس کو حکومت oppose نہ کریں اور ایڈمٹ کر لیں تو اس کو ایڈمٹ کریں تو پھر اس پر کافی detail بحث ہے اس وقت تو ایڈمیشن کا مسئلہ ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب حکومت کی طرف سے میں اس کو oppose کر رہا ہوں۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر اخباروں کی خبر میں ہم چلے جائیں تو کیا ہو گا۔ اخباری رپورٹ کی خبر ہے میں اس معزز ایوان کے سامنے تھوڑی سی detail بتا رہا ہوں پھر بھی اگر معزز رکن ہیں جنہوں نے تحریک التواہ پیش کی ہے وہ دیکھ لیں مزید ان کو کوئی satisfaction چاہئے تو میں ان کو کچھ مزید بتا دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کی آپ تائید کر سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں اس کی admission پر بات کر دوں گا وہ جو باقی حقائق

ہیں خود بخوبی بحث میں آ جائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بحث تو بعد کی بات ہے پہلے تو اس کو مذکوری کے لئے پیش کرنا ہے آپ اس کے لئے آٹھ ممبر ان پیش کر سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آٹھ ممبر ان تو اس کے لئے جناب ضروری نہیں ہے گورنمنٹ اس پر راضی ہو جائے۔

سردار عبدالرحمان کھیتaran (وزیر تعلیم): جناب گورنمنٹ اس کو اپوز کر رہی ہے ہم اس کو اپوز کر رہے ہیں کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ مخالفت ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ مخالفت کر رہے ہیں oppose کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اگر وہ مخالفت کر رہے ہیں تو ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے اگر وہ مخالفت کر رہے ہیں پہلے تو میری گزارش ہو گی کہ حکومت اس کو ایڈمٹ کرنے پراتفاق کرے اگر وہ اتفاق نہیں کرتے تو بات ہم کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترم وہ تو اتفاق نہیں کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں بات کروں گا شاید وہ حمایت کر لیں میں ایڈمشن کی بات کروں ان کو قابل کرنے کے لئے کچھ دلائیں دے دوں کہ یہ مسئلہ اہم ہے یہ میری ریکویٹ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پہلے آپ کو موقع دیا تھا وضاحت کے لئے اب کہہ دیں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جب وہ اپوز کریں گے تو میں بات میں کروں گا۔ طریقہ یہ ہے آپ اپنے سیکریٹری صاحب سے پوچھیں۔ جب وہ اپوز کریں گے تو میں اپنے دلائیں پیش کروں گا اس کے باوجود وہ oppose کریں تو ہمارے اور ان کے درمیان ووٹنگ ہو گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کے پاس ہے آپ کیا کہنا چاہیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: شکریہ جناب۔ بڑی مہربانی یہ مسئلہ تجسس تک بورڈ کا تجسس بورڈ ایک قانونی ادارہ ہے اور اس قانونی ادارے کا اس کی ذمہ داری ہے جو کورس کی طالب علموں کی

کتابیں ہیں ان کو چھاپی ہیں اس کی بنیادی ذمہ داری اور قانون کے تحت اس ادارے کے حوالے کی گئی ہے اب وہ نیکست بورڈ یہ کام کس طرح کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں وہ اور اس میں اسکلی میں بحث ہوئی چاہئے کہ اس دوران جو کتابوں کی ذمہ داری ہے وہ چھپے سال پوری کی ہے یا نہیں کی۔ لیکن اس سال انہوں نے پوری نہیں کی ہے اس میں ایک وجہ یہ ہے کہ پرائمری ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ نے ان کتابوں میں سے کچھ کتابوں کو چھاپنے کا کام خود کیا ہے جو انہیں قانونی طور پر کسی قسم کا حق اور اختیار نہیں ہے اور انہوں نے جو اپنے طور پر کتابیں چھاپی ہیں۔ مثال کے طور پر پانچ یہ جماعت کی اس میں جو مختلف دینی علاقوں ہیں لیکن اس کے علاوہ یہ کتابیں قیمت سے فروخت ہوتی ہیں اور طالب علموں کو ملنی چاہیں وہ نہیں مل سکتی ہیں۔ یہ ایک بنیادی شاخانہ تھا ایک نتیجہ ہے اس کے ایک اقدام کا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کتابیں بچوں کو مل نہیں رہی ہیں یہاں یہ بات کمی جائے گی کہ یہ اہم مسئلہ نہیں ہے یا ایسا کچھ ہو انہیں ہے میں ان کو یہ حوالہ دون گا کہ یہ مسئلہ اب نیکست بک بورڈ اور پرائمری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے مابین نزاع کا مسئلہ ہے تھا زع مسئلہ ہے اتنا اہم مسئلہ ہے۔ مجموعی طور پر جو نیکست بک بورڈ کی ذمہ داریاں ہیں وہ اور نیکست بک بورڈ کے کام کو کوئی ڈیپارٹمنٹ لے اور بچوں کو کتابیں نہ ملیں تو یہ مسئلہ کس کا ہے یہ مسئلہ اسکلی کا ہے یہ اسکلی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا نوٹس لے اور اس پر detail بحث کرے گورنمنٹ کی کوئی ضرری اس پر جواب دینا چاہے وہ بھی ہاؤ اس کے سامنے آجائے یعنی ایک مسئلہ ہے کہ اس کو اسکلی کیا نوٹس دینا اور اس کے لئے ڈائریکشن دینا ایک لائن دینا یہ اسکلی کی ذمہ داری نہیں ہے چونکہ اس کیس میں ایڈیشن کے لئے بات کر رہا ہوں میں ان کو خطوط کا حوالہ دون گا کہ نیکست بک بورڈ کو لیٹری بھیجیے ہیں ان لیٹری کی تاریخ ہے ۹۹-۱۸-۲۰۱۱ اور ۹۹-۳-۱۱ نیکست بک بورڈ نے باقاعدہ پرائمری ایجوکیشن کو ریکویسٹ کی ہے کہ آپ مہربانی کریں کہ نیکست بک بورڈ کے قوانین کے تحت اب جو کچھ کورس ہے اب وہ ہمیں پری میٹری میل Pre material دے دیں اور اس کو جواب ہم پری میٹری میل Pre material دے دیں گے وہ چھپ جائے گا لیکن ہوا کیا ہے کہ ۱۶ ابری ۹۹، کو پھر پرائمری ایجوکیشن کو لیٹر بھیجا ہے۔

یہ مسئلہ اسمبلی نے ایک قانون دے دیا ہے اس قانون کے خلاف عمل کیا جا رہا ہے۔ اس کے درمیان میں کون سفر کر رہے ہیں، کون نقصان انجام رہے ہیں، پچھے نقصان انجام رہے ہیں، طالب علم نقصان انجام رہے ہیں اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ واقعی ایک مسئلہ ہے فوری نویعت کا مسئلہ ہے پیلک اہمیت کا مسئلہ ہے اس کا فوری نوٹس لیا جائے اس پر بحث کی جائے مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی محترم وزیر صاحب۔

سردار عبدالرحمان ھیئت ان (وزیر تعلیم): جناب اگر اجازت ہو تو میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں جو اخباری حوالہ سے اٹھایا گیا ہے کہ کتب کی تقسیم اگر پر اسری ایجوبکیشن نیکست بک بورڈ کے درمیان خط و کتابت ہوئی ہے وہ میں بتاؤتا ہوں جہاں تک جو کتب پہلی، دوسری، تیسری، چوتھی، پانچویں کی کتابیں میں وہ طلباء میں نہیں پہنچی ہیں تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ کتابوں کے سلسلے میں بلوجستان کو دو زون میں تقسیم کیا ہوا ہے ایک سر زون summer zone ہے ایک ونڈر زون winter zone ہے ایک گرم علاقے اور ایک سرد علاقے ہیں جہاں تک سرد علاقے کا تعلق ہے۔

سرد علاقوں کی کتابیں ہم نے مارچ سے شروع کی تھیں اس میں جو پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی کی کتب تھیں اس کا طریقہ کاریہ ہوتا ہے چونکہ یہ ہمارے صوبائی حکومت کے پاس فنڈ نہیں ہے یہ پروجیکٹ ہمارے ولڈ بیک کے قمر و چل رہا ہے اور جب ان کے ساتھ ایگر یمنٹ ہوا تھا تو ان کی کچھ شرائط تھیں ایک شعبہ اس میں قائم کیا گیا ہے جو باضابطہ ایک کتاب کا نمونہ پروف بناتے ہیں پہلے سال وہ خود پر ایک نویٹ سکھر سے کتابیں شائع کرتے ہیں اس کے بعد اگلے سال اس کے حقوق نیکست بک بورڈ کو دیے جاتے ہیں تو پہلی، دوسری، تیسری، چوتھی کی مرحلہ وائز کیونکہ یہ پانچ سال کا پراجیکٹ تھا تو ہر سال ولڈ بیک والے خود اس کو چھاپتے رہے اور پھر اگلے سال اس کو جو ہے نہ نیکست بک بورڈ کے حوالے کے تو پانچویں کی کتب جو تھی وہ اس کا مرحلہ ابھی آیا ہے revise ریواز ہوئے یہ

کتاب پہلے پرانی کتاب چل تھی ابھی نئی انہوں نے کچھ addition کیا اس میں کچھ کمی بیشی کی وہ انہوں نے ورلد بینک نے نہ کہ پر انگری ایجو کیشن یہ process ورلد بینک کے تھرو through چل رہا ہے ان کے باضابطہ نہ سندے ہیں یہاں پر ان کا مکمل اضافہ بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے ذریعے انہوں نے پرائیوریتی بلش publish کرائی اس میں تھوڑی سی تاریخ پہلی، دوسری، تیسرا، چوتھی کی۔ ہم نے میکٹ بک بورڈ کو بر وقت میکٹ کردی تھی تھرو ورلد بینک کے تو ان کے میکٹ بک بورڈ بھی خود میرا خیال ہے پرنسپل نہیں کرتا ہے بلکہ وہ بھی پرائیوریتی سیکفر میں شائع کر کے آگے اپنے حساب سے بھجواتا ہے۔ ہمیں تو اس میں جو پہلی، دوسری، تیسرا، چوتھی تھی سرو علاقوں میں تمام علاقوں کو تقریباً کتب کی سپلائی مکمل ہو چکی ہے مساویے زیارت کو تھوڑا سایہ ہوا تھا کتابیں کم ہو گئی تھیں اس میں بھی ہم نے اس کی کافی ترسیل کردی اور کچھ ہمارے consignment باقی ہیں پانچ ہیں کی وہ ہمیں مل رہی ہے۔ تقریباً ہر دوسرے، تیسرا دن جو ہے نہ اس کی consignment بھی ہم سپلائی کر رہے ہیں تو لبذا میں اس تحیریک التواہ کو oppose کرتا ہوں کیونکہ جب یہ سلسلہ مکمل ہو چکا ہے تو اس کو زیر بحث لانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ شکریہ

عبد الرحیم خان مندو خیل: نہیں جناب عرض یہ ہے یہاں مسئلہ یہ نہیں ہے کہ انہوں نے رول ایریا کو پہنچا دیا ہے اور وہ بھی لیٹ اصل مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک چیز جو ہے ان کی ذمہ داری نہیں تھی اس کام کو اپنے حوالے کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے بچوں کو کتابیں نہیں ملیں اربن ایریا کی کیا ہات ہے یہ تو رول ایریا کی یہ جوڑا ایک مشیر ہے وہ صرف دیہی علاقوں کی بات کر رہی ہے کہ ہم نے گرم علاقوں کا سرو علاقوں کا کچھ گزارہ کیا یہ پہنچایا لیکن اصل چیز یہ ہے کہ یہ کام یہاں اوہر مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ان کا جوتا زعہ جو ہے یا آؤٹ آف لینی بحث کے باہر ہے نہیں اس کا تازعے کے سب سے جو لیکس بک بورڈ کا کام تھا اس کام کو غلط طریقے سے غیر قانونی طور پر انہوں نے اپنے ذمے لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے لوگ سفر کر رہے ہیں اور اب آئندہ کے لئے سفر کریں گے یہ ہے ہمارا مسئلہ

اس لئے یہ مسئلہ اب نہیں مانتے خطوط میں کیا دیا ہوا ہے ایک دوسرے کو لیٹر جو صحیح رہے ہیں اس میں کیا ہے وہ یہی ہے کہ یہ جو ہے یہ کتابیں ہیں ان کو ہم نے چھاپنا ہے۔ آپ ہماری بانی کریں اس کو وقت پر تمام پرشیدوں کے مطابق موقع دیں کہ ہم وہ چھاپ سکیں لیکن یہ ابھی وہ نہیں کر رہے اور ہر سے ہمیں کتابیں نہیں مل رہی ہیں یہ ان کا باہمی اس کافی الحال چھوڑ دیتے ہیں لیکن یہ بات تو ہم نہیں چھوڑ سکتے کہ قانونی طور پر لیکن بک بورڈ کو اختیار ہے یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ درمیان میں کوئی آپ سمجھے ورلڈ بینک نے دیا ہے لیکن ورلڈ بینک بھی یہاں کے قانون کا پابند ہے اسے یہاں جو ہمارے قوانین ہیں آپ ورلڈ بینک کے ذریعے ابھی یہ گزٹ چھاپے اپنے یہاں ایک پرنسپس ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم) : جناب اپنے point of order ابھی تو ایڈمیسیبلیٹی admissibility کی بات ہو رہی تھی کہ اس کو منظور کیا جائے ابھی تو ہمارے معزز رکن اس پر بحث کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ سرف ایڈمیشن کی بحث ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم) : جناب اپنے point of order اگر وہ پوائنٹ raise کرتے رہیں گے میں جواب دیتا رہوں گا تو میرا خیال ہے وہ کھنچنے تو اسی میں ہو جائیں گے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر ووٹگ کرائیں کہ admissible ہے یا نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں نہیں جناب والا یہ ایڈمیشن کے بارے میں یہ ہم دیل دے رہے ہیں کہ آپ ہماری کریں یا ایک بڑا مسئلہ ہے یہ مسئلہ آپ ایسے ہی اپنے مفادات کا شکارن کریں آپ قانونی اداروں کو یہاں جو پالیسیز ہیں اصول ہیں ان کو اپنے مفادات کا شکارن کریں یہ ہم آپ سے request کرتے ہیں اس لئے اس پر بحث ہوئی چاہئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آپ وزیر کے کہنے پر آپ کے جواب سے مطمئن نہیں ہو ا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں اپنے صاحب تمام اسمبلی خاموش بیٹھی ہے ابھی ذرا اس پر ووچک کرادیں اسمبلی مطمئن نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمان خان ھیتیزان (وزیر تعلیم): بالکل جتاب اپنیکرو ووچک کرادیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تو request کروں گا کہ آپ with due respect concerned کریں یہاں مسئلہ ہے اس مسئلے میں یہ انا کا مسئلہ نہیں ہے یہ پرانی مسئلہ نہیں ورنہ ووچک ہو جائے گی تھیک ہے ہمارے پاس ووچک کم ہو گی لیکن اسمبلی اگر اس کا نوٹس نہ لے۔

جناب ڈپٹی اپنیکر: وہ تو oppose کر رہے ہیں مخالفت کر رہے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اپنیکر صاحب گزارش یہ ہے کہ میرے خیال میں معزز رکن کا مقصد یہ ہے کہ یہ کتابیں نہیں پہنچی ہیں۔ اب مختلفہ مشر صاحب جو ہیں یہ یقین دہانی کر ادے کہ ہم نے پہنچائی ہیں اگر نہیں ہے تو ہم فوری طور پر پہنچا دیں گے اس کا بنیادی مقصد تو یہی ہے اس میں جو کمزوری ہو گئی ہے اب اس کمزوری کو ختم کریں اور اس کام کو فوری طور پر کیا جائے متعلقہ مشریقین دہانی کروار ہے ہیں۔ میرے خیال میں اب اس سے ہم گزارش کرتے ہیں کہ اس پر زور نہ دے بلکہ ہم بھی یہ گزارش کرتے ہیں کہ جہاں بچوں کے لئے مشکل پیدا ہو گئی ہیں اس کی ازالہ متعلقہ مشر صاحب جلد از جلد کروادیں جن افروں نے کی ہے اس کی تحقیقات کروائی جائے تو میرے خیال میں یہ بہتر صورت ہے کہ اس پر وہ زور نہ دے، کیونکہ سرکاری کارروائی زیادہ ہے باقی کام بھی ہے اسمبلی کو اگر چنان ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنیکر point of order جس طرح کہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ اگر مشر اس کو concerned admit کرتے ہیں کہ کتابیں نہیں پہنچی ہیں۔ مسئلہ کتابوں کا پہنچنے کا بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو چار میئنے کا عرصہ گزر چکا ہے ان طباء کا ازالہ کون کرے گا اس کی ذمہ داری حکومت دیتی ہے وہ چار میئنے جو گزر چکے ہیں۔ آپ خود مولانا صاحب بتائیں کہ ان کے علاقوں میں ان لوگوں کو اسکلوں میں کتابیں مہیا ہوئی ہیں۔ میں تلاٹ ڈسٹرکٹ میں گیا وہاں لوگوں

کی یہی شکایت ہے کہ کتاب میں نہیں پہنچی ہیں admissibility کی بات تو ہو گئی اب اس کو admit کرنے کے لئے ظاہر ہے تمام ممبران اس کی اچھائیوں پر برا نیوں پر تمام ممبران بات کرنا چاہیں گے تو ایک بار یہ admit ہو جائے پھر اس پر مولانا صاحب اپنے دلائل دے، ہم دلائل دیں اس کے بعد اگر حکومت اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جی ہم سے یہ کوتاہی ہوئی ہے پھر وہ چار مینے اس کے ضائع ہو چکے ہیں اس کا ذرا کیا جائے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): اب فرض کریں ہم نے منظور کروایا تو سارے جتنے بھی ممبر حضرات ہیں وہ اس پر بحث کر لیں گے بحث کرنے کے بعد یہی خلاصہ ہو گا کہ متعلقہ مفسر کہیں گے کہ بھائی انشاء اللہ یہ میرا جگہ ہے میری ذمہ داری ہے، میں پورا کر دوں گا ایسے بات ختم ہو گی اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو گی۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ متعلقہ مفسر نے جب وضاحت کر دی اور انہوں نے ایک یقین دہانی کروادی کہ یہ آئندہ نہیں ہو گا اس پر میں چاہتا ہوں جو کہ متعلقہ معزز رکن ہے کہ وہ اس پر زور نہ دے بس اسی پر بات ختم ہو جائے، بحث کرنے سے خلاصہ یہ لکھ گا کہ متعلقہ مفسر جو ہے وہ ذمہ دار ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: مولانا صاحب ذرا with due respect ہم ایک دوسرے کو سمجھے۔ بات یہ ہے کہ ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ یہ جو باقاعدہ پورا پرو ۔ سمجھ رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ایک ایک نتیجہ اور ایک یہ جو طریقہ کار ہے عرض کر دہا ہوں اور آپ نے یہ طریقہ اختیار کیا چونکہ مفسر نے یقین دہانی کر دی ہے ۔ کافی ہے نہیں اس میں اسلامی کے ممبران کی تجاویز بھی اہم ہوتی ہیں یہ ابھی جو ہم نے سوال اٹھایا ہے تھک بورڈ کا اور ارکیٹریٹ کا اس میں جو غلط طریقہ کار ہے اس پر ہم بحث کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکٹر: محترم وزیر بھی وضاحت کر چکے ہیں اگر آپ مطمئن نہیں تو پھر ضابطے کے مطابق ہم رائے شماری کر لیتے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: تمہیک ہے جواب۔

سردار عبدالرحمان خان کھنیت ان (وزیر): جناب اپنے صاحب سردار اختر صاحب نے فرمایا کہ چار میئن گزر گئے چار میئن نہیں بلکہ مارچ میں کتب کی ترسیل شروع ہو جاتی ہے اور اب اپریل جا رہا ہے۔ جناب اپنے صاحب اس پروونگل کرائیں اس میں بحث کی کیا ضرورت ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اپنے ہم تمام طریقہ کا رکوبحث میں لانا چاہتے ہیں ان کے جو اقدامات ہیں اس سے یہاں قانون کی جو خلاف ورزی ہو رہی ہے جو اصولوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اس کو ہم لانا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترم اس پر بحث ہو گئی ہے آپ کہتے ہیں تو اس پر رائے شماری کرائیتے ہیں
عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں ہم اس پر متفق ہیں۔

سردار عبدالرحمان خان کھنیت ان (وزیر): جناب پوائنٹ آف آرڈر سردار اختر میں گل نے فرمایا کہ چار میئن گزر گئے ہیں، چار میئن نہیں بلکہ مارچ میں کتب کی ترسیل شروع ہو جاتی ہے اور ابھی اپریل ہے۔ اس پر وونگل کرائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ہم ان کے تمام طریقہ کا رکوبحث لانا چاہتے ہیں ان کے جو اقدامات ہیں یہاں جو قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ جو اصولوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے ہم اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: روں کے مطابق ہم اس تحریک التواہ کو ایوان میں پیش کر دیتے ہیں۔ اب جو اس تحریک التواہ کے حق میں ہیں وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں چونکہ آئندہ آٹھ مہینہ اس تحریک التواہ کے حق میں نہیں ہیں لہذا اس تحریک التواہ کو مسترد کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک التواہ نمبر ۵ میر محمد عاصم کرو۔ چونکہ محرک حاضر نہیں ہے لہذا تحریک التواہ کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ آج کا روائی زیادہ ہے اگر آپ بہتر سمجھتے ہیں تو وزیر آور کو چھوڑ دیتے ہیں؟

میر جان محمد جمالی (قائد ایوان): چونکہ آج کا روائی زیادہ ہے تحریک التواہ محرک نہ

ہونے کی وجہ سے پیش نہیں ہوئی آگے چلیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کام زیادہ ہے۔ اسلامی نظریاتی کو نسل کی روپورث پر بحث کرنی ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: تمام بحث کریں گے ۱۲ بجے تک بیٹھیں گے۔ ۱۲ بجے تک کے لئے ہمارے پاس وقت ہے یہاں کام ہے جو ہمارے سامنے آگئے ہیں جب آگئے ہیں تو اس پر بحث کریں گے۔

مولانا امیر زمان (سینئر مفسر): زیر آذندہ کھلیخ تحریک التوابی ہے وہ گھنٹے اس پر بحث ہو گا

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر عبدالغفور صاحب کلمتی صاحب چیئرمین برائے صنعت صحت، تعلیم و لوکل گورنمنٹ جامع جناح کوئی کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء (مسودہ قانون نمبر امصدرہ ۱۹۹۹ء) کی بابت بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳۸ کے تحت اپنی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالغفور صاحب کلمتی (وزیر اطلاعات): میں چیئرمین برائے صنعت صحت تعلیم و لوکل گورنمنٹ جامع جناح کوئی کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء (مسودہ قانون نمبر امصدرہ ۱۹۹۹ء) کی بابت بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳۸ کے تحت یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ مورخ ۲۸ راپریل ۱۹۹۹ء تک بڑھادی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے۔ (تحریک منظور ہوئی۔)

عبد الرحیم خان مندوخیل: یہ ۲۸ راپریل تک کا تو ہم اختلاف نہیں کرتے لیکن ایک بات میں نہیں سمجھتا کہ آگے جو کارروائی ہے جس کی ایوان میں روپورث پیش کریں گے یہ ہاؤس میں بعد میں آئے گی لیکن میں اس پر ذرا حیران ہوں کہ اس کمیٹی کا میں ممبر ہوں اس کمیٹی سے متعلق گزشتہ جمعہ کے دن اس پر صحیح مجھے ملیفون ملے ring رنگ ہوا کہ کمیٹی کی میٹنگ ہے اس سے پہلے ہمیں کوئی اطلاع نہیں اور ایک دم کمیٹی کی میٹنگ رکھ دی اور ہمارے چونکہ دوسرے مختلف کام تھے اس حوالے سے ہم

نے معدودت کی اور پھر ہوا کیا چوہیں اپریل کو جو بھتے کادن تھا اس دن اجلاس کمیٹی کی میٹنگ کے متعلق اطلاع ملی اور کمیٹی کے اجلاس کے بعد ۲۳ اپریل کو جتاب والائیں نے ہاؤس میں request بھی کی کہ ہم نے کہیں جاتا ہے اور یہاں اجلاس کے ختم ہونے سے پہلے ہم نے یہ ریکویٹ کی اور میں نکل گیا بعد میں مجھے علم ہے کہ کوئی مجرم حاضر نہیں تھا جو جناب یونیورسٹی کے نام سے میٹنگ میں جس بل پر غور کر رہے تھے جناب یونیورسٹی جیسے انہم موضوع کو یہاں زیر بحث لایا جا رہا ہی کوئی مجرم حاضر نہیں تھا لیکن فوری طور پر پھر میٹنگ بھی ہوئی اور آج یہاں رپورٹ پیش کی جا رہی ہے۔ لہذا یہ طریقہ استبلی کمیٹیوں کے متعلق اس طرح خاص کسی کے مفاد میں فوری طور پر ایسے ہی خانہ پری کر کے استبلی کے قواعد ہیں اس کے متعلق یہ ہے کہ آئین کا مذاق از ایام یہ میری request ہے آگے آپ کی مرضی ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کی request کے باوجود بعد میں کورم پورا ہوا تھا اس لئے ہم نے اجلاس جاری رکھا تھا بعد میں آئے تھے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: مجرم نہیں تھے۔

میر عبد الغفور ^{کلامتی} (وزیر): جناب جب ہم نے ۲۳ تاریخ کو میٹنگ کی۔ عبدالرحیم خان مندوخیل نے request کی کہ میں کسی کام کے سلسلے میں جا رہا ہوں اس کو کسی اور دن کے لئے رکھیں تو پھر ہم نے اس کو ۲۳ تاریخ کو رکھا اور ہمارے پانچ مجرم سارے حاضر تھے۔ میر محمد علی رند موجود تھا شہزادہ جام اکبر موجود تھا۔ سردار عبدالرحمان کھیڑان موجود تھا یہ تین مجرم موجود تھے چوتھا میں تھا۔ یہ باقاعدہ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی آپ کراچی چلے گئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ ہم میٹنگ تھی یونیورسٹی کا مسئلہ ہے ۹۱ ہم مسئلہ ہے ابھی جو پھر یونیورسٹی کا مسئلہ آپ کے سامنے ہے کہ لوگوں نے ایسے ہی یونیورسٹی بنائی تھی جو پھر۔ اب ہمارے پچے ایسے ہی پھر رہے ہیں۔ ریکویٹ کر رہے ہیں کہ ہمیں کسی اور یونیورسٹی میں داخلہ دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترم عبد الرحمن خان صاحب باقاعدہ مجرم آئے تھے اور میٹنگ ہوئی تھی دستخط موجود ہے آپ شاید اس دن حاضر نہیں تھے کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ نوشیں نہیں ملا ہے یہ نوشیں جمعہ کے دن فون پر ملائکہ ابھی اجلاس ہے

مولانا امیر زمان (سینئر منشر): جتاب اب جہاں جو نپر یونیورسٹی کی بات ہو گئی وہ آرڈیننس کے تحت چل رہی ہے اور یہ جو یونیورسٹی کی بات ہو رہی ہے یہ باقاعدہ اسکیل کے ایکٹ کے حوالے سے بنارہ ہے جیس تیری خان صاحب سے میری روکیویٹ ہے جس اجلاس میں ہمارے جام صاحب شریک ہوں تو پھر اس پر اتفاق کرنا چاہئے اور کوئی بات کرنی نہیں چاہئے۔ جو بل جام صاحب نے پاس کے ہیں تو پھر آپ کتنے ظالم ہیں کہ اس پر بات کر رہے ہیں جام صاحب خود بھی تشریف فرماتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ حقائق ہیں بذات خود یہ حقائق بات کر رہے ہیں۔ جتاب والا بنیادی طور پر یہ ہے کہ ایک آرڈیننس تحاب ہم قانون بنارہ ہے ہیں۔ آرڈیننس بھی قانون ہے اس معنوں میں جو نپر یونیورسٹی کے متعلق۔

میر جان محمد جمالی (قاںد ایوان) (قاںد ایوان): جتاب پوچھت آف آرڈر۔ اجازت جو نپر یونیورسٹی جو ایک آرڈیننس کے تحت کھولی گئی تھی بعد میں قانون نہیں بنا۔ یہ پچھلے اجلاس میں ہم نے مسودہ قانون ایوان کے سپرد کیا ایوان کی property، پھر اسینڈ گر کمیٹی کے پاس گیا انہوں نے فیصلہ کیا کہ قانون کے مطابق کورم پورا ہونا چاہئے پھر آیا اسکیل میں، میں آپ کے نوش میں لانا چاہتا ہوں یہ پہلی دفعہ کسی کمیٹی نے کام کر کے جلد پیش کی ہے۔ کئی ماہ سے کمیٹیوں کے پاس کئی مل پڑے ہوئے ہیں ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ دونوں رخ ہیں تصویر کے یہ ایک رخ ہے کہ جلدی سے ہم نے کام مکمل کرتا ہے۔ دوسرا رخ ہے کہ کمیٹیاں بیٹھنی نہیں رہی ہیں یہ میں آپ کے نوش میں لانا چاہتا ہوں کہ کمیٹیوں کو جتنا تیزی سے فعال بنائے ہیں اس طرف توجہ دیں اور عبدالرحیم خان خود پارلیمنٹریں رہے ہیں سینیٹ سے آئے ہیں سینیٹ میں بہت سی کمیٹیوں کے ممبر رہے ہیں اور بہت تیزی سے یہ کام کرتے تھے اور فاقدیت تھی کمیٹیز کی۔ اسکلیوں کا وقار بناتا ہے بذریعہ کمیٹیوں کے میری گزارش ہے کہ

اسبلیوں سے دیگر بل بھی پاس کر لئے جائیں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: جناب یہ مسئلہ ایسا ہے کہ کمیٹیوں نے کام کرنا ہے، ضروری ہے، بل اسبلی میں آیا ہے تو بہتر ہے کہ اس کو کمیٹیاں دیکھیں لیکن یہ جناب والا جو طریقہ کارا اختیار کیا گیا ہے کہ ایسے ہی یہ کس کا interest انتہست ہے اس کا نوش وقت پر مجھے نہیں ملا ہے ورنہ اسبلی کا اجلاس ہو رہا تھا اس کا نوش ہمیں ملتا کہ اس اجلاس میں فلاں تاریخ کو آپ نے مینگ کرنی ہے ہم جاتے اس پر بات کرتے۔ یہ ایک لمبا چوڑا قانون ہے کوئی سادہ قانون نہیں ہے یہ اتنا ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں اسبلی کے نوش میں آپ کے نوش میں۔ اس کے لئے کوئی حاضر نہیں ہے تو یہ جناب والا interest کا مسئلہ ہے یہ وہی کام ہو گا۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے متفق ہوں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب دو چیزیں ہیں واقعی کمیٹیوں کا کام نہ کرنا صحیح نہیں ہے بالکل جب کمیٹیاں اس طرح کام کریں گی تو ہم مارنے جائیں گے ہمارے اسبلی اور ہمارا صوبہ مارا جائے گا ہر صورت میں آپ کے ریکارڈ پر دے دیا ہے آپ ہم برافی کریں اس کا نوش لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہو گئی۔ میر عبد الغفور کلمتی صاحب چیئرمین مجلس برائے صحت و محنت ولوکل گورنمنٹ کی رپورٹ میں پیش کریں۔

میر عبد الغفور کلمتی (وزیر): میں چیئرمین برائے مجلس صحت و محنت ولوکل گورنمنٹ کی رپورٹ بابت جامع جتاح کوئی کے قانون مسودہ مصروفہ (۱۹۹۹ء مسروہ قانون نمبر ۱، ۱۹۹۹ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مجلس برائے صحت و محنت تعلمی صحت ولوکل گورنمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مورخہ ۸ فروری ۱۹۹۹ء کے اسبلی اجلاس میں پیش کردہ اسلامی نظریاتی کوسل کی فائل رپورٹ بابت جائزہ تو انہیں پر بحث ہونا ہے جو حضرت اس پر بحث کرنا چاہے گا وہ ذرا مجھے اشارہ سے بتا دے۔

مولانا امیر زمان (سینئر مفسر): جاتا ب والا میں اس پر بحث کروں گا۔ لیکن گزشتہ مسودہ میں ایک پرنٹ کی غلطی کی صحیح کے لئے گزارش ہے وہ مسودہ کے آخر میں لکھا ہے کہ سردار شاراعلی وزیر اعلیٰ تعلیم، یہ سردار شاراعلی وزیر تعلیم سینئر ری اسمجکو کیش ہے۔ یہ ذرا صحیح کرالیں صحیح الفاظ آ جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر اس بابت کوئی کچھ کہنا چاہے تو بسم اللہ خان کا کڑ۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): پواستہ آف آرڈر پر میں بولوں گا جناب یہ جو آج بحث کے لئے وقت رکھا گیا ہے اس پر بحث ہو چکی ہے۔ یہاں پر ایوان میں بحث ہو چکی ہے اس بارے میں مکمل قانون کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ تمام مکاموں کو اس کی نقول بھیجتا کہ وہ اس پر کارروائی کر کے دوبارہ لا گئی اور Cabinet کی بنت اجلاس میں وہ پہلے پیش ہو جائے اور مکمل قانون نے یہ باقاعدہ تمام ذیپارٹمنٹ کو اس نے بھیجا ہے اور عنقریب کی بنت اس حوالے سے مینگ کرے گی تو میں سمجھتا ہوں یہ کام جو ہم نے رکھا ہے وہ پہلے سے ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کے خیال میں یہ جو ہم نے رکھا ہے یہ ہو چکا ہے۔ تو پھر مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۹۹ء کو باقاعدہ شدہ تحریک التواء مخالف عبد الرحیم خان مندوخیل بابت سندھی کو نکل کان میں ہقص خانیتی انتظام کے باعث رونما ہونے والے الناک واقعہ پر عام بحث۔ اگر کوئی اس بارے میں بولنا چاہے تو مجھے اشارہ سے بتا دے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب پہلی بات جو بسم اللہ خان صاحب نے کی ہے یقینی بات ہے اس پر بحث ہو گئی ہے وہ جو نام قوانین تھے آئینی شفیعی تھیں وہ تمام آ گئے۔ اب اس کے متعلق وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہے اب اس پر گزارش ہے کہ یہ جو بل ہے جو متعلقہ مکاموں اور کی بنت میں پیش کرنا ہے اس پر تھوڑی سی سستی ہو گئی ہے تو اگر اس میں ایک مشکل بات ہے کہ اس کو اس اجلاس میں لانا تھا لیکن آج تک جتنے گھنے ہیں اس نے پیش نہیں کیا ہے مجھے آپ کے علم میں لانا ہے وہ بل بنانا کرتا مکاموں سے آ جائے یہ فوری طور پر اسکلی میں پیش کرے میرے خیال میں سال گزر جائے اور اسکلی میں پیش نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس بارے میں پھر آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے علیحدگی میں بات کر لیں۔ تحریری طور پر سارے حکوموں کو اطلاع کر دیں سارے حکوموں کو اطلاع کر دیں سارے حکوموں کے لئے یہ بہتر ہے۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل سنجدی خان کے متعلق اگر بات کرنا چاہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ تحریک التواء بالخصوص ایک واقعہ ہوا سات مارچ ۱۹۹۹ء کو سنجدی کے خان میں جس میں لوگ مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے اس کے پچھے وقت بعد پندرہ اپریل پھر مارواڑ کے خان میں واقعہ ہوا اور باقاعدہ جناب والا اس میں ایک محنت کش مارا گیا اور دس بارہ زخمی ہوئے کافی نقصان انہیں جسمانی طور پر ملا ہے باقی مالی اور دوسری چیزیں اور ہیں تو جناب والا جب ہم نے یہ تحریک پیش کی ہاؤس میں منظور ہوئی کہ اس پر بحث کی جائے۔ جناب والا صنعت کے حوالے سے ہمارے صوبے میں کوئی کی کان مائنیز، ویسے ہمارا موقف ہے کہ کوئلکی صنعت کو ترقی دی جائے تاکہ ہمیں معاشری طور پر آدمی ہو اور ہمارے لوگوں کو روزگار ملے اس میں واضح ہے کہ سب سے بڑی صنعت گیس کے بعد کوئلہ ہے۔ لیکن اس میں جناب والا کوئلہ کی جو کامیں ہیں اس میں کام انتہائی مشقت طلب اور انتہائی خطرناک ہے۔ اس کے باوجود اس کے بارے میں دنیا کے لوگوں نے کچھ قوانین بنائے ہیں۔ ہمارے صوبے میں بھی اس کے قوانین ہیں لیکن آج جو مرحلہ ہے کہ انسان کافی آگے جا پکا ہے اور کافی ترقی کر چکا ہے اس میں بہت سے اچھے اصول وضع کے جاسکتے ہیں۔ جس سے محنت کشوں کی زندگی خطرنوں سے بچ جائے لیکن بڑا افسوس یہ ہے کہ یہاں پہلے سے جو قوانین ہیں اس میں ہماری مائنیں ایکٹ موجود ہے اس کا ایک سیکشن ۱۹ ہے، کافی چیزیں اسی ہیں کہ اگر اس پر عمل ہو تو جناب والا یہ جو حادثات ہوتے ہیں وہ کم ہو جائیں گے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے اگر ٹرینیک کے قوانین پر صحیح معنوں میں عمل ہو تو ٹرینیک کے حادثات تقریباً ۸۰ فیصد کم ہو سکتے ہیں۔ لیکن آپ اس قانون پر عمل نہیں کریں گے۔ تو نتیجہ یہ ہے کہ اس سے جانی نقصان ہوتے اور مالی بھی۔ ہمارے مائنیز میں چند واضح چیزیں ہیں کام میں کام کرنے سے پہلے مائن ایکٹ mine act کے تحت ایک باقاعدہ ادارہ ہے مائن سردار جو ایک تربیت یافتہ شخص ہوتا ہے۔ ان شخص کی ذمہ داری

ہوتی ہے جب آپ کام شروع کریں تو اس سے آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ پہلے مائن میں داخل ہو کر اس مائن کے حالات کو چیک کریں۔ کیا اس میں کوئی دھماکہ خیز گیس تو نہیں، کوئی اور خطرہ کی بات تو نہیں یا کوئی اور نقصان کی چیز تو نہیں لیکن جتاب والا! ہمارے تمام مائن میں جواہم ادارہ ہے۔

In inspectorate of mine کے جوانسپکٹر ہیں وہ ان قوانین کا اطلاق بالکل نہیں کرتے ہیں۔ بڑی بڑی تنخوا ہیں لیتے ہیں بڑی بڑی مراعات لیتے ہیں لیکن ہماری اتنی بڑی صنعت میں جس میں ہمارے چالیس، پچاس ہزار لوگ کام کرتے ہیں اور انتہائی خطرناک کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی بھی ان اصولوں کی پابندی نہیں کی کہ مائن سردار مائن میں چاکر پہلے مائن کو چیک کرے اور اگر اس میں خطرے ہوں تو اسے چیک کرے اور ان خطرات کی نشاندہی کرے اور مائن میں کام کرنے والے محنت کش لوگوں کو اپنی ہدایات دے۔ یہ جو حادثہ ہوا اس کی ایک وجہ بھی ہے۔ یہ جو مائن سردار تھے جو لوگ مائن میں کام کے لئے داخل ہو رہے تھے تو اس وقت کسی نے بھی مائن میں داخل نہیں ہوا کہ وہ مائن کو چیک کرے اور اس کے بعد محنت کشوں کو اطلاع دے انجینئر کو اطلاع کرے اور اس کا مدارک کرے یا اس طرح جزء general ہے اور تمام صوبے میں اس کا اطلاق ہے بالخصوص اس کیس کے۔ اس کے علاوہ جتاب والا۔ ایک اہم قانون ہے بعض اوقات جہاں مائن میں گیس بھر جاتی ہے۔ وہ گیس خطرناک ہوتی ہے اس سے آگ بنی ہے۔ یا جلتی ہے پھر اسی قانون میں ایک طریقہ ہے کہ اس میں دیوار لگاتے ہیں۔ اسٹاپنگ وال۔ دیوار سے مائن کو بند کرتے ہیں کہ وہ آگ وہاں محفوظ ہو جائے۔ اور وہ نقصان نہ دے لیکن ہمارے صوبے میں سوائے چند مائنز کے باقی کہیں عمل نہیں ہوا ہے۔ اس مائن میں بھی یہ ہوا کہ وہاں ایک اسٹاپنگ وال تھا۔ اس اسٹاپنگ وال کو بغیر کسی اجازت کے۔ مائن سردار مائن میں نہیں گیا انجینئر کو پورٹ نہیں ہے۔ بغیر اس کے بارے میں غیر مددوار ہے۔ انسپکٹر اس کے بارے میں غیر مددوار ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہے کہ جوڑی سرنے وال اسٹاپنگ وال بغیر اجازت کے کھول دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گیس جو دھماکہ خیز ہے وہ بھیل گئی اور جب اس میں درکریا محنت کش اس میں داخل ہوئے۔ آپ یہ سمجھیں وہ آگ میں داخل ہوئے۔ اور اس سے اتنا بڑا دھماکہ ہوا۔ اور

اس سے اتنا بڑا نقصان ہوا۔ بالکل اسی طرح جناب والا۔ جب آپ دیکھیں گے، سیفی یہ پ ہوتے ہیں الیکٹرک۔ الیکٹرک۔ وہ ہر محنت کش کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ کان میں داخل ہوتے ہیں یا کام کرتے ہیں اس سے وہ اپنے لئے انظام کرتے ہیں لیکن یہاں لاٹین یا چراغ جو انجمنی خطرناک اس سے کام لیتے ہیں۔ اور کہیں اس کے سوا ہوتا اور بات ہے۔ انپکٹریٹ کو کبھی بھی اس کے بارے میں پروافنیں ہے اور شدہ چکھے اور۔ اور تمام مائنائز میں ایسا ہی چکھے ہے سوائے چکھے exception کے ساتھ۔ باقی یہ کہ عمومی چراغ عمومی لاٹین یا اس کا استعمال اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر وقت خطرناک دھماکے ہوتے ہیں اور لوگ مرتے ہیں جناب والا۔ اس کے ساتھ ایک اہم قانون ہے ایک اصول ہے کہ وہ اس طرح مائن کو رکھنا ہوتا ہے کہ ہوا کا باقاعدہ چکر ہو جس کو وہاں نام بھی دیا جاتا ہے ہوائی اور وہ جناب والا کم از کم ایک راستہ ہے دوسرے کے درمیان پچاس فٹ کا فاصلہ ہوتا ہے، پچاس فٹ کام کا فاصلہ کم از کم ہونا چاہئے۔ اس سے کم اگر فاصلہ ہو گا تو وہ فاصلہ صحیح نہیں ہو گا۔ دوسرے یہ کہ جب یہ فاصلہ کم ہوتا ہے تو اس سے یہ گیس رتی ہے اور پھر اس سے باقاعدہ دھماکے ہوتے ہیں اور نقصانات ہوتے ہیں۔ اس کیس میں جس مائن میں وہ سے چودہ آدمی مارے گئے اور ان کو نقصان ہوا۔ اس مائن کی ہوائی یہ دو مائنز کے درمیان سات فٹ کی تھی جب کہ کم سے کم پچاس فٹ ہو۔ جبکہ اس مائن میں سات فٹ کا تقابل انپکٹریٹ بھی ہے انجینئر بھی ہیں۔ مجبراً بھی ہیں اور وہ دوسرے بھی ہیں۔ اس کے باوجود اس پر کوئی عمل نہیں، نتیجہ یہ ہے کہ اس سے اتنا بڑا نقصان یہ ایسی چیزیں ہیں جناب والا۔ آج کی دنیا نے میکنا لو بھی یہیں ترقی کی ہے یہاں انجینئر کام کر کے یہ جو ہماری صنعت ہے اس میں بڑی گہرا ای میں کام ہوتا ہے دیکی اور کئی دوسرے علاقے ہیں کہ یادوسرے جس میں تقریباً چھے ہزار فٹ تک گہرا ای میں وہ جاتے ہیں تو اہر سے قانون میں واضح طور پر پابندی ہے کہ ٹرالی میں سواری نہیں کی جاسکتی ہے اب چھ ہزار فٹ پرچے جانا اور واپس آنا تو ظاہر ہے استعمال ٹرالی کا ہوتا ہے اور وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ انسانی جان کا خطرہ ہوتا ہے اس کی زندگی سے کھلنا جاتا ہے اس انجینئر مگ میں ایسا کیا جاتا ہے کہ ایسی سیف ٹرالی Safe trally اس کے لئے بنائی جاسکتی ہے کہ سفر ٹرالی میں اور باقاعدہ وہاں

محفوظ ہوا اور مائن کو نقصان نہ ہوا اور دوسراے لوگوں کو وہاں نقصان نہ ہواں طرح مختلف چیزیں ہیں یہ اس سب پر کوئی عمل نہیں ہو رہا ہے اس کا نتیجہ نقصانات ہوتے ہیں اس کے ساتھ جناب والا یہ جو مشیری ہے اس میں خاص کر آج جدید tester جو شیئن میں داخل ہونے سے قبل نیست کرتے ہیں اس میں یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ اس میں گیس کی مقدار کیا ہے گیز gases کا تاب کیا ہے اور کون ی گیس خطرناک ہے اور سک اشیٰ پر ہے۔ وہ جاپان یا دوسرے یورپی ممالک میں ملتے ہیں لیکن عام جوٹھیک دار ہیں یہ ان کے بس کی بات نہیں ہو گی کہ وہ وہاں سے خرید سکے۔ اب یہاں اس کے بارے میں محقق مائن کا محنت کا محقق اس کے بارے میں کوئی ذمہ داری نہیں دکھائی ہے نہ وہ اس کی پابندی کرواتے ہیں کہ مائن کا نیست ہونے والے اس کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ اس کے نیستر ہے آج کل کچھور کے نیستر ہیں وہ انتظام گھنکے کی طرف سے نہیں ہے کوئی انتظام نہیں بس ایسے ہی چھوڑ دیا ہے کہ پہلے جو پندرہ میں صدی میں کام ہوتا تھا یا دروم میں کام ہوتا تھا اس طرز کے طور پر سبی نہ اس پر انسپکٹریٹ اس میں کام کر رہی ہے نہ وہاں ان کے مالک ہیں یا ٹھیک دار ہیں یا الائیٹ ہیں اور نہ جوڑی سر تو اب ایسے حالات میں یہ کام انسانی جان سے کھینا ہے تو ہم یہ مطالبة کرتے ہیں کہ اس کے لئے ہماری تجاویز ہے ایک یہ کہ اس پر عمل درآمد ہو۔ سیکشن انیس ہے باقاعدہ سیکٹریٹ اور گورنمنٹ اس پر عمل درآمد کرے اور ان کا نیستر صاحب وہاں جائے انسپکشن کرے کوئی اور انتظام کرے اس بیل کے ممبر وہاں جائیں ان چیزوں کو وہاں چیک کریں اس کے ساتھ جناب والا ہماری یہ تجویز ہے یہ جو نیستر یا دوسرے ضروری آلات ہیں گورنمنٹ اس کا ایک اشور بنائے تاکہ اس سے انہیں خریدا جائے اور وہ مائن میں استعمال ہوں اسی طرح جناب والا قوانین میں ترمیم کی جائے ایک تو ان پر عمل کیا جائے اور ایک ترمیم اس طرح ہوجیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ڈی ایک کاسٹم اس کو develop کر کے۔ یہ طریقہ اس کے علاوہ جناب والا جو سزا ہیں ہیں یہ پرانے قانون اس وقت کی سزا ہے اس وقت کا جرمانہ ہے جو بہت کم ہے اس میں ترمیم کی جائے سزا اور جرمانہ نجٹ کیا جائے پھر جناب والا گروپ انسورنس کے تحت جو معاوضہ دیا جاتا ہے وہ معاوضہ ایک لاکھ روپے ہے اور اچھی طرح جو معمود ہے ان کے لئے ایک حد ہے جو

بہت ہی کم ہے ہمارا مطالبہ ہے اس میں اضافہ کیا جائے جو ان کا معاوضہ ہے جو فوت ہو جاتے ہیں اور معدود ہو جاتے ہیں ان کا معاوضہ زیادہ کیا جائے اور قوانین میں تائیم کی جائیں اس لئے ساتھ اس کیس اس کیس کو جو سجدہ کا کیس ہوا ہے اس کے بارے میں ہے جو بھی اس کے لئے ذمہ دار لوگ ہیں ان کو قرار واقعی سزادی جائے کہ یہ جوان ہوں نے کام کیا۔ انہوں نے خطرناک کام کیا اور شاپنگ والوں کھول دیا ہشادیا اور اس ماں کی لمبائی ۲۰ فٹ کی تھی اس لئے کہ ان کی تمام پیغاف اور تمام انجینئر پر باقاعدہ قانون کے تحت مقدمہ چلانا چاہئے اس کے ساتھ جوان لوگوں کو جو معدود ہوئے اور فوت ہوئے ان کا معاوضہ زیادہ دیا جائے۔ اور اس ماں کی ہوائی ۲۰ فٹ کی تھی غلط کی گئی ہے آج کے قوانین سے بڑھا کر اس کو زیادہ کیا جائے۔ وزیر صاحب اس پر جواب دیں گے تائیں گے؟

جناب ڈپٹی اسپلیکر: وزیر صاحب مختلف میرفائق علی جمالی جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: میں نے کہا تھا کہ جو بھی اس پر تقریر کرے گا وہ مجھ کو اشارے سے بتا دے تو اب منہر صاحب فلور آپ کے پاس ہے۔

میرفائق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپلیکر یہ حدائقہ ۱۳ رہارچ کو رو غما ہوا میں جیسے کہ میرے معزز رکن نے فرمایا ہے کہ چودہ بندوں کا انتقال ہوا اس ایکسٹرینٹ میں تو جناب اسپلیکر یہاں پر جن بندوں کی، جن بندوں کا انتقال ہوا ان میں سات تھے جو پہلے دن ہی چار بندوں کی جوڑتھو باؤز تھیں نکال لی گئیں اور دوسرے بندے کی جوڑتھو باؤز تھی اگلے دن کیونکہ اس وقت ماںز میں کیس زیادہ تھی اور آگ جل رہی تھی جناب اسپلیکر کیونکہ اس ماں کی جو گہرائی تھی تقریباً جوڑ لگگ digging ہو چکی تھی تقریباً چار ہزار فٹ کے لگ بھگ اور باقی جوڑتھو باؤز تھیں ۱۳ رہارچ کو نکالی گئی تھیں جناب اسپلیکر ہر ماں mine، ہر لیز جو بھی ہوتی ہے اس میں ہمارا اضافہ اور عملہ بالکل چوکس رہتا ہے جو واقعہ پیش ہوا اس ماں کے اندر ہوتی ہے اس کی ذمہ داری نہ کہ لیبرا ڈپارٹمنٹ کی ماںز ڈائریکٹریٹ آف اسپلیکریٹ کی ہوتی ہیں بلکہ یہ ماں اور فرز mine owners کی ہوتی ہے۔ دوسرا معزز رکن کو یہ گوش گزار کر دوں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی اور وفاقی حکومت

کی کوشش سے ماںز کے لئے جو جدید آج کل کے اس دور میں انسرومنٹ مہیا کئے جا رہے ہیں تقریباً ۱۱۰ کروڑ کے لگ بھگ سبی جن کی ڈیلیوری ہمیں چند مہتوں میں ہو جائے گی اس کے ساتھ ساتھ میں دعوت بھی دوں گا معزز رکن کو میرے ساتھ چلیں اور میں اس کو ماںز ایریا ویزٹ visit کراؤں وہاں پر خود پوزیشن دیکھ سکتے ہیں آیا کہ اس میں ڈائریکٹریٹ اسپکٹر کا قصور ہے یا ماںز آز کا۔ ہمارا فرض ہوتا ہے ہم ان کو روکتے ہیں کہ یہ ماںز dangerous جد تک فیض depth تک چلی گئی ہیں آپ کام زدک دیں اگر وہ نہیں روکتے تو ہم کیس لاج کر کے لیبر کورٹ کو ہم بھجوادیتے ہیں اس کے بعد ہماری ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ جب بھی کہیں گے ہمارے معزز رکن میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ویزٹ کراؤں گا دوسرا ہماری کوشش ہے اور یہ کویسٹ بھی کی ہے فیڈرل گورنمنٹ سے دیزرباؤس ware house کا دیا جائے جو ہم انسرومنٹس جو آج کل کے ماڈرن دور کی میکنا لوگی ہے اس سے ہم مستفید کر سکیں یہاں کے ماں mine آز کو انہوں نے یقین دہانی تو کرائی ہے آیا کہ ہم جتنا جلد لیں گے ہماری کوشش یہ ہو گی کہ ہم یہاں پر سکیما کا انعقاد بھی کرائیں تاکہ ان ماں آز کو سہولیات کے ساتھ نو پرافٹ نوالوں no profit no loss کے تحت وہی مشینری سپلائی کر سکیں مزید کوئی آز سہل کچھ پوچھتا چاہتے ہیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کل یعنی کتنے لوگ مارے گئے؟

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت): جتاب اسپکٹر اس پر ٹوٹ لے لوگوں کا انتقال ہوا جس میں چار بندوں کی میں نے جیسے کہ گزارش کی ڈسٹھنڈ باڈیز پہلے دن نکال دی گئی تھیں ایک دوسرے دن اور باقی چار دن کے بعد نکالی گئی تھیں اور ۸۸ آدمی زخمی ہوئے تھے ان میں سے بعد میں ایک کا انتقال ہوا اور ایک کو ہاسپلی سے ڈسچارج کر دیا گیا اور باقی ہسپتال میں ہیں ہمارے لیبر ڈسپارٹمنٹ نے اپنی مدد آپ کے تحت فی مریض کے لئے پندرہ ہزار روپے دیے ہیں ان کو میڈیکل ٹریننگ کے لئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اصل میں بات آپ نے نوٹ کی، ہماری بات تو یہ تھی کہ جتاب

اس مائن کا جو تھا ہوا کی یہ فٹ پر ہے جو خطرناک تھا اور اس کو ایسا ہونا چاہئے۔ دوسری بات یہ تھی کہ جو مائن سردار تھا اس میں کوئی انپکھن نہیں کیا آپ کے ذمہ پارٹمنٹ کا اس میں جو انجینئرنگز ہیں یا جو نجیز ہیں جو ماںک ہیں اس پر مقدمہ تو آپ نے چلاتا ہے۔

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : جناب اپنیکر مقدمہ ہم لوگ دائر کرتے ہیں لیبر کورٹ کو چالان بھجوئی ہے لیبر کورٹ کیس چلاتی ہے نہ کہ لیبر ڈائز کیٹر نہیں چلاتے ہیں۔ ہمارا فرض ہوتا ہے ہم کیس داخل کرائے لیبر کورٹ کو چالان بھجوادیتے ہیں۔ جناب انکو ارزی شروع کر دی گئی ہے جو بھی رپورٹ آئے گی اس رپورٹ کے مطابق ہم اس کا چالان بھجوادیں گے۔ لیبر کورٹ کو۔

جناب ڈپٹی اپنیکر : خان صاحب آپ
عبد الرحیم خان مندوخیل : میں تو یہی کہہ رہا ہوں جناب والا کہ انپکڑیت جو ہے انہوں نے یہ ڈیوٹی نہ پہلے کہ وہ چیک کریں یہ چیز کیسی ہیں نہ بعد میں کہ جو صورت ہو اس کے بارے میں یہ ذرا بتا دیں کہ ابھی وہ کیا انتظام کیا ہے انپکڑیت نے کسی مالک پر کسی انجینئرنگز پر یا جو ذمہ دار تھا کوئی مقدمہ بنایا ہے کیس آپ نے درج کیا ہے؟

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : جناب اپنیکر کمیٹی بنادی گئی ہے انکو ارزی ہو رہی ہے جیسے ہی انکو ارزی رپورٹ آتی ہے اس کی روشنی میں ہم آگے کیس کو ڈیل کریں گے لیبر کورٹ کے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل : جو صورت وار ہیں ان صورت وار کو آپ نے اپنے قانون کے تحت آپ نے کس طرح جواب دہ کیا ہے ہمیں یہ بتائیں اور لوگوں کو کیا معاوضہ دیا ہے یہ ہمیں بتائیں؟

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : جناب اپنیکر اس پر جو زخمی ہیں ان کو لیبر ڈپارٹمنٹ نے اپنی طرف سے پندرہ ہزار روپے، جس کا انتقال ہوا ہے ان کو فی کس ایک لاکھ روپیہ وہ مائن آرز mines owner جو مالک ہیں وہ دیتے ہیں گورنمنٹ نہیں دیتی ہے اس کے

لئے ہم نے already ایک سری مودو summary move کی آزادی بل چیف منٹر کے لئے تاکہ اس معاوضہ کو ایک لاکھ سے بڑھا کر تین لاکھ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ تو بہر حال.....
میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت): جو معاوضہ ہوتا ہے گورنمنٹ نہیں دیتی وہ ماں آنڑو ہتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر آپ کو مکمل معلومات حاصل کرنا ہے تو آپ اس بارے میں کوئی سوال وغیرہ.....

عبد الرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں یہ تو سوال نہیں۔ جناب والا یہ تو ایسی معلومات انہوں نے اس ہاؤس میں دیتا ہے جناب والا جو تحریک التواہ ہے تحریک التواہ اس بات پر ہے میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ ان چیزوں کی آپ نے کیا کیا اقدامات کئے ہیں؟

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر میں نے آپ نےoperative چیز تو بتا دی ہے اگر مزید آپ وضاحت چاہتے ہیں تو آپ تشریف لائیں۔ میری آفیسر آپ ایک دن نائم فحک time fix کریں آپ کو مائنز ایریا area میں خود پر ٹالی visit کراؤں گا وہاں آپ دیکھ سکیں کہ کیا پوزیشن ہے ہمارا ذیپاٹمنٹ کیا کر رہا ہے اور ماں آنڑا (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: یا تو سوال کی شکل میں وقفہ سوالات میں ایک دوسرے سے پوچھتے جائیں اور جوابات دیتے جائیں

مولوی امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر!
میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت): آزادیل ممبر صاحب جو پوچھیں جواب تو میں ان کو دے رہا ہوں مزیداً اگر ان کو تسلی کرانی ہے تو تشریف لائیں میرے آفس اور ایک دن نائم بھی رکھوں گا اسچشمی ان کو visit کراؤں گا تاکہ وہاں جا کے خود ان کو احساس ہو گا کہ وہاں پر

کیا پوزیشن ہے اور کیا پچویش ہے۔ جس دن کا وہ تعین کریں گے میں جانے کے لئے تیار ہوں۔ عبدالرحیم خان مندوخیل دیکھیں جناب with due respect آپ مہربانی کریں تحریک التواء کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آخری نتیجہ اس ڈسکشن کا کیا ہے؟ ہم مانگ رہے ہیں وزیر صاحب سے ان اقدامات کا کوہ اقدامات جوانہوں نے کے ہیں وہ ہاؤس میں بتادیں اور جو کریں گے وہ بھی۔ میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : دوسرا سر میں ایک چیز اور بھی عرض کروں خدا نہ استیسے یہاں سے ہوائی جہاز بیک آف take off کرتے ہیں ایک ایک چیز چیک کر کے اس کو رو ان کرتے ہیں اب فضائیں کچھ ہو جاتا ہے تو اس میں پائلٹ کا تو کوئی قصور نہیں ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کیوں نہ کتابوں پر ترقی یافتہ مالک ہوتے ہیں اس میں بھی ایسی اس قسم کی رونما ہوتے رہتے ہیں نہ کہ ہمارے اس ملک میں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : بے ادبی معاف جب یہ طیارہ تیار ہوتا ہے پہلے ایک آدمی یہاں آ کے ہاں خلقیت دیتا ہے۔ میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : جناب اپنیکر میں عرض کروں گا کہ جب بھی طیارہ جاتا ہے میک آف ہونے سے پہلے اس کو چیک کر کے رو ان کرتے ہیں ایک ایک چیز کرتے ہیں اور بعد میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا with due respect جناب ڈپٹی اسپنکر

جناب ڈپٹی اسپنکر : خان صاحب آپ نے اپنی تجوادیز پیش کیں انہوں نے جواب دے دیا۔

مولوی امیر زمان (سینئر مفسر) : جناب اسپنکر! اجازت ہے تھوڑا سا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : ماں سردار قانون میں ہے کہ وہ آدھا گھنٹہ پہلے یا ایک گھنٹہ پہلے داخل ہو کر وہ باقاعدہ چیک کر کے خلقیت دیتا ہے اور ڈائریکشن دیتا ہے۔

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : جناب اسپنکر تھوڑی سی میں وضاحت کرنا چاہوں گا آنے سابلیں مجبور کو۔ یہاں پر تقریباً ساڑھے

مولوی امیر زمان (سینئر مفسر) : تھوڑا سا مجھے اجازت دے دیں۔

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : مولانا صاحب اجازت ہو تو میں عرض کروں؟ تھوڑا سا۔

مولوی امیر زمان (سینئر مفسر) : جی آپ عرض کریں تھوڑا سی مجھے اجازت دے دیں۔
جناب ذ پی اپنیکر : سوال و جوابات کا ایک سلسلہ تو ہو گیا ہے۔

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : بلوچستان میں نوٹل سات سو ماں نیں ہیں سات سو میں سے سارے ہے تین سو ماں نیز جناب اپنیکر صرف کول کی ہیں میں یہ عرض کروں گا جس میں سے سارا ہے تین چار سو جو لبر انپکٹر ہوتے ہیں آپ کے اس کے لیبراڈ اریکٹریٹ کے کیا ہر ماں پر صحیح کو وہ جا کے شفیقیت دیں پھر اس کے بعد کام شروع ہوں؟

عبد الرحیم خان مندو خیل : وہ جو ہے

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : وہاں سے کہاں سے پورا
عبد الرحیم خان مندو خیل : تمہم کارروائی کا جناب والا ہر ماں میں ماں سردار سب کام سے پہلے ایک گھنٹہ آدھا گھنٹہ پہلے وہ شفیقیت دیتا ہے اور کام کے ذاریکشنا دیتا ہے کہ اس کام کو اس طرح کریں اور یہی چیز انپکٹر نے چیک کرنا ہوتا ہے کہ کیا اس ماں میں یہ جو ماں mines سردار ہے یہ اپنی ڈیوٹی اس نے کی ہے رپورٹ دی ہے یا نہیں اور یہی انپکٹر صاحب نے یہ ہوائی میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں ۲۰ فٹ کی تھی انپکٹر صاحب نے کبھی ریکارڈ پر دیا جب نہیں دیا ہے؟

میر فالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت) : بالکل یعنی ریکارڈ میں موجود ہے اسی کوئی بات نہیں ہے چند جہاں پہنچ سکتے ہیں ان گاڑیوں کی قلت ہے۔ معدرات کے ساتھ یہ بھی میں آج فلور آف دی ہاؤس پر بتا رہا ہوں ہمارے سابقہ صوبائی وزیر صاحب جو گاڑیاں آج تک لے گئے ہیں وہ بھی نہیں ملے ہیں۔ ہمارے انپکٹریٹ کی ہیں تاکہ وہ مل سکیں تاکہ وہ جاسکیں سائب پر معدرات کے ساتھ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ دوسری طرف چلے گئے۔
میرفالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت): میں نہیں جاؤں گا سر دوسری طرف۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اپنی بات.....

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ کافی نہیں میں جو دوسرے لوگ جاتے ہیں گا زیاد.....
میرفالق علی جمالی (وزیر محنت و افرادی قوت): سر آپ میرے آفس میں تشریف
لائیں میں آپ کو ساری رپورٹ دکھادوں گا میں آپ کو سائٹ پر visit کر دوں گا جس دن کا بھی
آپ تعین کریں میں چلنے کے لئے تیار ہوں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ جو اقدامات کر رہے ہیں ہمیں بتا دیں اس بھلی کی طرف سے
آپ اپنی.....

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ.....

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر اگر مجھے دو بات کرنے دیں؟ میں صرف تباہیز دو مشت
میں پیش کروں اور نہیں۔ رحیم صاحب کی وہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جعفر خان مندوخیل صاحب۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر ملکہ داخلہ): جناب آج یہ جو تحریک اتواء ہے کہ ماہنگیز
میں سیکورٹی کے انتظامات proper ہیں یہ basic اس کا سبھی آتا ہے یا جو قوانین ہیں اس
قوانین پر عمل درآمد نہیں ہوتا میرا اس پر یہ تجویز ہو گی کہ رحیم صاحب نے چیزیں پواخت آؤٹ کیا ہے
وہ حقیقت میں برق ہے ہم ادھر رہتے ہیں اس چیزوں پر مشریع صاحب ایوان میں تشریف فرمائیں اور
سیکریٹری صاحب بھی یہاں موجود ہیں اس کو دیکھ کر activate کرے کہ آیا وہ جو مائن اوزر ہے
وہ پابندی کروار ہے ہیں اپنے ماہنگیز میں سیکورٹی سسٹم کا یا نہیں کروار ہے یہ یا ڈائریکٹریٹ ان کو
activate کر دے کہ وہ جا کر ماہنگیز میں نسلکش کر لیں دوچار کو جرمانت کر دے۔ آئندہ ٹکلی یہ چیز
کنٹرول میں آجائے گی اچھی تباہیز ہے۔ مشریع صاحب اپنے لیوں پر کردیں پھر انگلے سیشن میں اس بھلی کو

بانسکتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر مکملہ پلانگ اینڈ ڈوپلمنٹ) جناب اپنیکر مجھے آپ تھوڑی سی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: جی جی۔

مولوی امیر زمان (سینئر منشیر): جناب اپنیکر کچھ عرصہ میں لبرڈ پارٹی میں رہا بھی اور میں نے یہ بھی گزارش کی، بدقتی سے لبرڈ پارٹی ۱۹۲۱ء کے قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئی آج کل کے زمانے کو دیکھئے تو آسمان اور زمین کا فرق ہے جو کہ حقیقت ہے پھر اس وقت بھی ہماری تجویز تھی لبرڈ پارٹی کے قوانین میں ترمیم کے لئے ماہرین کو بھائیں تاکہ موجودہ حالات کے مطابق اس قوانین میں باقاعدہ ترمیم بلوجستان اسلامی سے ہو سکتی تو یہاں سے کروادیں اور اگر مرکزی قوانین میں جو مرکز اور صوبے کے مشترکہ قوانین ہیں تو اس کے لئے باقاعدہ سفارش کر کے مرکز کو بھیجا جائے تاکہ مرکزی اسلامی سے اس قوانین میں ترمیم ہو سکیں باقاعدہ طور پر اب یہ جو موجودہ صورت حال ہے میرے ساتھ لکھا ہوئی تقریر ہے اگر آپ اجازت دیں تو اس کو پڑھ لوں۔ مورخ ۶ ارماں ۱۹۹۹ء کو سمجھدی میسر زیر قادر بخش اینڈ برادرز کے لیزر نمبرے میں گیس کا دھا کر ہوا اس میں کل ۹ کارکن ہلاک ہوئے یہ غلط ہے کہ اس حادثے میں ۱۳ افراد ہلاک ہوئے ہیں اس حادثے میں ہلاک ہونے والوں کی لاشیں ریسکوئین کی مدد سے نکالی گئی ہیں۔ ۲۳ لاشیں فوری طور پر نکالی گئی ہیں جبکہ ایک لاش ۴۲ گھنے کے بعد اور بقا یا ۲۳ لاشیں مورخ ۲۷ ارماں ۱۹۹۹ء کو نکالی گئیں۔ لاشیں اس وجہ سے فوری طور پر نکال کے کیونکہ مائن میں آگ گئی ہوئی تھی اور خطرناک گیس جمع تھی جس کی وجہ سے ریسکو کام میں دشواری پیش آئی یہ انجامی خطرناک حالات میں نکالے گئے ہیں کیونکہ اس دوران وہ بارہ بھی ایسا دھماکہ کہ ہونے کے امکانات موجود تھے ماہیگ ایک خطرناک پیش ہے اور اس میں عام حالات کی بُنیَت زیادہ دشوار ہوتی ہے بلوجستان کی ماں انجامی گہرائی پر بھی چکی ہے اور ان میں خطرناک گیس بھی موجود ہے روپ اور سائیڈ کرزو ہے اور کوئلہ قص کوئلی کا ہے جس کی وجہ سے اس میں خود بخود آگ لگ جاتی ہے جس کو

کنٹرول کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ علاوہ ازیں یہاں کے لیبر کی مناسب ٹریننگ کا کوئی بندوبست نہیں ہے بلکہ یہ لوگ اپنے ساتھی کاٹکن سے ہی کام سکھتے ہیں جس کی وجہ سے مائنوں میں حادثات رونما ہوتے ہیں۔ مائنوں میں ساصلتری کا سامان پاکستان میں نہیں بنتا ہے جس کی درآمد باہر سے کروانا پڑتی ہے اس کے باوجود ہماری کوشش ہوتی ہے کہ حادثات کو روکا جاسکے اور سیکریٹریٹ کا عملہ اس ٹھمن میں مائنوں کے باقاعدہ انکھیں کرتا ہے اور جہاں صورت خطرناک ہوتی ہے تو ان کو یا تو فوری طور پر بند کر دیا جاتا ہے یا ان کے مالکان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں اس وقت تقریباً ۳ ہزار مزدور کام کرتے ہیں اور ۰۰۷ سے زائد لیبرز ہیں جس میں ۳۵۰ کوئے کے ہیں اس حادث کی تحقیقات کے لئے حکومت بلوچستان نے کورٹ آف انکواری مقرر کر دی ہے۔ معاوضہ کمیٹی بلوچستان کے باہت ادائیگی معاوضہ محرومین کے لئے اطلاع کر دی ہے تاکہ لواثقین کو جلد از جلد معاوضہ ادا کیا جائے۔ حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کے نام درج ذیل ہیں۔

نوشا ولد محمد امین، بہادر ولد مسعود خان، محمد حسین ولد اختر خان، بacha امین ولد خان، عجب خان ولد زرباز خان، شادیں ولد دلبر خان، انور ولد شیردل خان، بacha رحیم ولد یار خان۔ یہ تمام صورت حال اس طرح ہے معاوضے کے لئے بھی کہا گیا ہے اور انکواری کے لئے بھی ٹیم مقرر کی گئی کہ وہ انکواری کر لیں اور جہاں خطرناک حالات پیدا ہوتے جاتے ہیں وہاں ان کو منع نہیں ہوتے تو پھر ہم کورٹ کو اس کیس بھجوادیتے ہیں۔ اصل مسئلہ وہ ہے جو میں نے گزارش کی کہ اس کے قوانین میں ترمیم ضروری ہے۔

لہذا متعلق نشریہ میری گزارش ہے کہ وہ ماہرین کی ایک کمیٹی بخادریں تاکہ اس قوانین میں ترمیم

باقاعدہ کر کے موجودہ جدید حالات کے تابع سے بنا دیں تو یہ جو صورت حال ہے صحیح وہ، میں نے آپ لوگوں کے سامنے عرض کی اور مجھے امید ہے کہ آپ اس سے اتفاق کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ایک بات یہ ہے کہ اس میں ترمیم ہو بہتر لیکن ایک یہ ہے کہ پہلے سے جو قانون میں نے بھی عرض آپ کو کیا ہے کہ جو پہلے سے ایسے قوانین میں اس پر عمل درآمد کی ضمانت ہوئی چاہئے یعنی سیکریٹریٹ اور محکمہ اس پر عمل درآمد گروائیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: مہربانی۔ آپ نے کہہ دیا کہ صرف ۹ کا لکن ہلاک ہوئے۔
مولوی امیر زمان (سینسٹر فلشٹر): نہیں نہیں صرف ۹ کی بات نہیں اگر کسی کا ایک انبوخت کا
جائے وہ بھی نقصان ہے۔ اس حوالے سے ہم نہیں کہتے ہیں اس حوالے سے کہتے کہ بات ۱۳ کی ہو رہی
ہے اور یہاں حقیقت میں ۹ کا لکن ہلاک ہوئے ہیں لیکن یہ ایک بہت بڑا حادثہ ہے کہ ۹ جانیں ضائع
ہو گئی ہیں۔

جتناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۹ راپریل ۱۹۹۹ء بوقت صبح ۱۱ بجے تک کے
لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ اجلاس ایک بجکر ۳۰ منٹ پر مورخہ ۲۹ راپریل ۱۹۹۹ء (بروز جمعرات) گیا رہ
بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

مرکاری کارروائی سولہواں اجلاس بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سولہواں اجلاس مورخہ ۲۹ راپریل ۱۹۹۹ء برطابن ۱۲ رحمٰم الحرام
۱۴۲۰ ہجری بروز جمعرات بوقت صبح ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر (قبل ظہر) زیر صدارت مولانا نصیب اللہ
جتاب ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئی میں منعقد ہوا۔

تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالعزیز خوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يَعْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى
النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلَانَاءُهُمُ الطَّاغُوتُ يَعْرِجُهُمْ مِنَ
نُورٍ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَضْحَبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ترجمہ ہے۔ اللہ ایمان والوں کا حامی و مددگار ہے کہ ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لا آتا ہے اور جو لوگ دین حق سے منظر پڑتے ان کے حاجتی شیطان ہیں کہ ان کو ایمان کی روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکیوں میں دھکلتے ہیں۔ یعنی لوگ دوزخی ہیں اور وہ یہ پہش روزخ میں رہیں گے۔

جعراۃ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۹ء مطابق ۱۲ رحمہم الحرام کی کارروائی

جناب ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چونکہ ہاؤس میں کورم پورا نہیں میں روپ نمبر ۱۹۵ کے تحت پانچ منٹ کے لئے کورم بیل quorum bell بجائے کا حکم دیتا ہوں (روپ نمبر ۱۹۵ کے تحت کورم بیل quorum bell بجائے گئے پانچ منٹ گزرنے کے باوجود کورم پورا نہیں تھا)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چونکہ پانچ منٹ گزرنے کے باوجود کورم پورا نہیں ہو سکا ہے لہذا میں اجلاس ۱۵ منٹ کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔ ۱۱۔ ۳۵ پر اجلاس ملتوی ہو گیا۔ اور دوبارہ اجلاس ۱۲۔ ۳۰ میں

بچے زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر شروع ہوا لیکن کورم پورا نہیں تھا عبدالرحیم خان مندوشیل بولتے رہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چونکہ اب بھی کورم پورا نہیں ہو سکا ہے۔ لہذا اس بیل کی کارروائی مورخہ ۳ مئی ۱۹۹۹ء بوقت صبح ۱۱ بچے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ (اس بیل کا اجلاس ۱۲۔ ۳۰ منٹ پر بروز سو موار پر مورخہ ۳ مئی ۱۹۹۹ء) (بچے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)